وقل رب زدنی علما

دیوان لوح وقلم

طارق انور مصباحی

مدیر: ماہنامہ پیغام شریعت (دہلی)، رکن: روشن مستقبل (دہلی)



ناشر

روشن مستقبل، دہلی

قل رب زدنی علما

(سورہ طہٰ: آیت ۱۱۴)

دینی و عصری موضوعات پر یک صفحاتی مضامین کا مجموعہ

دیوان لوح و قلم

طارق انور مصباحی

مدیر: ماہنامہ پیغام شریعت (دہلی)

رکن: روشن مستقبل (دھلی)

ناشر:

روشن مستقبل (دھلی)

فہرست مضامین

باب اول :اسلامیات

باب دوم : سیاسیات

بھارت کے مظلوم طبقات

احتجاج و مظاہرے

باب سوم: امراض وعلاج

☆☆☆☆☆

ترتیب مضامین باعتبار تاریخ اجرا:

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحمٰن

الحمد للہ رب العٰلمین::والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین::علیہم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

انکشاف اول برائے مضامین غیر مطول

خاکسار کے یک صفحاتی مضامین دوقسم کے ہیں۔بعض وہ مضامین ہیں جوعلم کلام کے مباحث پر مشتمل ہیں۔اس نوع کے مضامین،فتاویٰ کیرلا(علم کلام)میں شامل ہیں۔نوع دیگر کے مذہبی وغیر مذہبی مضامین اس مجموعہ میں جمع کردیئے گئے ہیں،تاکہ حسب ضرورت استفادہ کیا جاسکے،اور ضائع ہونے سے محفوظ ہوجائیں۔

ان شاء اللہ تعالیٰ ادوار مابعد میں بھی دونوں نوع کے مضامین اپنے متعلقہ مخزن میں محفوظ کیے جاتے رہیں گے۔شائقین سے عرض ہے کہ مضمون کی نوعیت دیکھ کر متعلقہ مجموعہ میں تلاش فرمالیں۔

یہ تمام مضامین اور پیغامات وہدایات موقع بموقع سوشل میڈیا پر ایک صفحہ میں جاری کیے گئے ہیں۔اس مجموعہ میں بعض مضامین نے ڈیڑھ صفحہ کا احاطہ کرلیا اور بعض نے دو صفحہ یعنی مکمل ایک ورق پر قبضہ جمالیا ہے۔

دراصل جاری کردہ صفحات کے سائز سے اس مجموعہ کے صفحات کا سائز کو کم کردیا گیا،تاکہ استفادہ کنندگان کو سہولت میسر آئے۔طویل وعریض صفحات کو موبائل اسکرین پر پڑھنا مشکل ہوتا ہے۔

عہد حاضر میں شائقین مختصر تحریریں پسند کرتے ہیں،اس لیے یک صفحاتی مضامین کا سلسلہ شروع کیا گیا، پھر مشمولات ومندرجات کے نفع بخش ہونے کے سبب ان کی جمع وتدوین کا اہتمام کیا گیا۔

حسب ضرورت ان مضامیں میں تصحیح اور حذف واضافہ بھی کیا گیا ہے۔اگر کوئی غلطی ہوگئی تو اس سے رجوع یا اس کی تصحیح محال نہیں ہوجاتی کہ اپنی غلطی کو صحیح قرار دینے کے واسطے دلائل وبراہین کو گرفتار کرکے لایا جائے،کیوں کہ وہ خوش دلی کے ساتھ آنے پر رضامند نہیں ہوتے۔ایسے لوگ خود بھی مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں اور اپنے احباب ومتعلقین کو بھی مبتلائے بلا کردیتے ہیں۔مشہور مقولہ ہے:

{الانسان مرکب من الخطاء والنسیان}

(انسان کی فطرت میں لغزش وخطا اور بھول چوک شامل ہے)

ورق،روئے ورق اور پشت ورق کے مجموعے کا نام ہے اور صفحہ صرف روئے ورق کو کہا جاتا ہے۔میں ان مضامین کو یک صفحاتی مضامین کہتا ہوں،قانونی طور پر شاید یہ اطلاق درست نہ ہو،لیکن استعمالی طور پر بعض شواہد ونظائر سے تائید فراہم ہوتی ہے۔چند نظائر وشواہد مرقومہ ذیل ہیں۔

اردو زبان میں ایک ہتھیار کو بھی اسلحہ کہا جاتا ہے،حالاں کہ اسلحہ جمع ہے اور سلاح واحد ہے۔مزامیر

،مزمار کی جمع ہے،لیکن اردو میں مزمار یا سلاح کا استعمال عام طور پرنہیں ہوتا۔اردوزبان میں ایک ولی کوبھی ابدال کہا جاتا ہے، حالاں کہ یہ لفظ بدل کی جمع ہے۔اس موقع پرواحد مستعمل نہیں۔

''روشن مستقبل''(دہلی) کی طرف سے ہر ہفتہ''خطبہ جمعہ''جاری کیا جاتا ہے۔ ہمارے یک صفحاتی مضامین میں بہت سے ایسے امور کا ذکر ہوتا ہے، جو عام پبلک کے لیے بھی فائدہ بخش ہیں۔حسب موقع خطبات جمعہ میں ضمنی طور پران امور کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔اب قوم اورقائدین قوم دونوں کو جاگنا ہوگا۔

چوں کہ ان مضامین سے مقصود محض قومی صلاح وفلاح ہے،اس لیے مضامین میں تداخل مباحث کا رنگ جابجا نظر آتا ہے۔اس منہج تحریر سے یہ اضافی فائدہ بھی میسر آتا ہے کہ استفادہ کنندگان کوایک ہی مضمون میں متعدد امور سے متعلق اشاراتی انکشافات حاصل ہوجاتے ہیں۔

متعدد مضامین میں بعض امور کوالفاظ وعبارات اور اسلوب کلام کی تبدیلی کے ساتھ دہرایا بھی گیا ہے، کیوں کہ مقصود اصلی قوم کوعملی ترغیب ہے، نہ کہ بعض امور سے آشنائی۔ترغیب وترہیب کے واسطے ایک ہی امر کو نوع بہ نوع سانچوں میں پیش کیا جاتا ہے،تاکہ قوم کا دل اس پیغام وہدایت کوقبول کرسکے۔

اس مجموعہ میں مضامین کی ترتیب موضوعات کے اعتبار سے ہے،تاکہ مستفیدین کوایک نوع کے مضامین ایک باب میں مل جائیں۔تاریخ اجرا کے اعتبار سے مضامین کی ایک مستقل فہرست ہے۔

ان شاءاللہ تعالیٰ سیکنڈ ایڈیشن میں اہم نکات پرحوالے درج ہوں گے۔اصل مضمون میں صفحات میں قلت وسعت کے سبب حوالہ جات درج نہیں کیے جاسکے۔اصحاب علم کوحوالوں سے تشفی وتسلی حاصل ہوتی ہے۔

<u>اکثر مشمولات ومندرجات انٹرنیٹ سے ماخوذ ہیں۔اجمال کی تفصیل گوگل میں دیکھ لیں:</u>

ان شاءاللہ تعالیٰ اب ہفتہ میں صرف دودن، دوشنبہ اور جمعہ کوکوئی پیغام یا مضمون جاری ہوگا۔آمدورفت کی کثرت سے محبت غبار آلود ہوجاتی ہے،اوراحباب کے چین وسکون میں اضطرابی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔

<u>وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم::والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ الکریم::وآلہ العظیم</u>

طارق انور مصباحی(کیرلا)

06:رمضان المبارک 1441

مطابق30:اپریل2020

بروز:پنج شنبہ

☆☆☆☆☆

باب اول

اسلامیات

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

ماہنامہ ''پیغام شریعت'' کی رسم اجرا کی تقریب بنام ''اسلامی صحافت: دائرۂ کار اور تقاضے'' غالب اکیڈمی بستی حضرت نظام الدین اولیا (دہلی) میں 27: مارچ 2016 کو شام 02: بجے تا 05: بجے منعقد ہوئی۔ مختلف یونیورسٹیز کے اسٹوڈنٹس اور پروفیسرز نے شرکت فرمائی، رسم اجرا کے پروگرام میں خاکسار کا منقولہ ذیل پیغام ڈاکٹر ممتاز عالم رضوی دہلی (رکن مجلس ادارت) نے پڑھ کر سنایا:

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولنا سید الانبیاء والمرسلین

وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ واولیاء امتہ وعلماء شریعتہ وشہداء محبتہ اجمعین

ہمارا پیغام: نوجوانانِ ملت کے نام

ہم کو بننا ہے نشانِ راہ منزل دوستو! ہم اگر بھٹکے تو سارا کارواں کھو جائے گا

(۱) رب تعالیٰ کے انعامات شاہانہ اور حضور اقدس تاجدار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الطاف خسروانہ کے سبب ہمیں وہ سعادت منداور فرحت بخش موقع میسر ہوا کہ ماہنامہ ''پیغام شریعت'' کا آغاز عمل میں آیا اور اب وہ ارباب علم ودانش کے درمیان رواں دواں ہو کر ہر لحہ ہمیں {اِنَّـا فَتَحْنَـا لَکَ فَتْحًـا مُّبِیْنًا} کی نوید صدا بہار سنا رہا ہے: فالحمد للہ علیٰ ذلک حمداً وافراً

چوں کہ آئندہ شمارہ تاریخ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل ہے، اس لیے ہم شمارۂ مذکورہ کو رسم اجرا کی تقریب سعید میں بصد ادب وتعظیم دربار رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نذر کرتے ہیں، تا کہ ہمارا رسالہ تا حیات مستعار ہر ماہ قوم وملت کے لیے برکات وحسنات کی سوغات نو لے کر طلوع ہوتا رہے اور خدام دین میں ہماری شمولیت کی راہ ہموار ہو سکے:

ع/ گر قبول افتد زہے عزوشرف

(۲) یہ محض ایک میگزین نہیں، بلکہ میگزین کی صورت میں مسلک اہل سنت وجماعت کی ایک قلمی تحریک ہے۔ یہ نظریہ ہمہ وقت قلم کاروں کے ذہن میں گردش کرتا رہے، تا کہ ان کے قلمی شہ پاروں میں اسی کے موافق

مسلک ومذہب کے عروج وارتقا کے نشانات وخطوط مرقوم ومرسوم ہوں اور یہ رسالہ ارباب مسلک کے لیے ''نسخہ کیمیا'' کی صورت اختیار کرلے۔

(۳) ہم کوئی جدید ''انسائیکلو پیڈیا آف اسلام'' ترتیب دینا نہیں چاہتے، بلکہ یہ رسالہ ارباب تسنن کی ضرورتوں کا آئینہ دار ہو، پھر تکمیل ضروریات کی راہیں تلاش کی جائیں۔مشکلات کا تعین ہو، اور حل دریافت فرمائیں۔امراض کی تشخیص اور دواؤں کی تجویز کریں اور ہمارے افکار ونظریات انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ حسین ودلکش پیکر لے کر پرکشش تعبیراتی شکلوں میں صفحات قرطاس پر جلوہ گر ہوں۔نہ قلم بے خودی کا شکار ہو، نہ ہی صاحب قلم پر جذب طاری ہو۔ہاں، قوم میں جذب باہم اور وصل دائم کی بہار آ جائے۔

(۴) مضامین ومشمولات میں اہل سنت وجماعت کی جانب سے ماضی قریب میں انجام پانے والی تعمیری تصنیفی، اشاعتی، تبلیغی، تعلیمی، رفاہی وتحریکی خدمات کا چرچا ہو، اور مستقبل کے لیے لائحہ عمل کا بیان ہو۔جوان خدمات کو انجام دینے کے اہل ہوں، ان سے ذاتی روابط پیدا کر کے انہیں عملی اقدام پر آمادہ کریں۔ان شاء اللہ تعالیٰ ماہنامہ ''پیغام شریعت'' ان خدمات کی تائید وتشہیر کرے گا۔

(۵) مضامین ومشمولات میں کوئی ایک حرف بھی ایسا نہ آنے پائے کہ جس سے اہل مسلک کے مابین انتشار، بے اعتمادی اور قنوط ویاسیت پیدا ہو۔اللہ تعالیٰ مفسدین کو پسند نہیں فرماتا۔

(۶) ہم اس رسالہ کے ذریعہ مستقبل کی قیادت کو صالح ومؤثر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور عہد حاضر کے اساطین ملت سے ہم نیک دعاؤں کے طلب گار ہیں۔

(۷) اہل حدیث، قرآن وحدیث کے علاوہ اقوال ائمہ کو بھی قبول نہ کریں، اور ہمارا شعار یہ کہ ہمارے مضامین دلائل وبراہین سے عاری ہوا کرتے ہیں، حالاں کہ ہم جس رہنما کے متبع وپیروکار ہیں، وہ امام احمد رضا قادری کثرت حوالہ جات کے سبب ہی شرق وغرب میں مشہور ومتعارف ہیں، پھر ان کا عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی قابل اتباع ہے۔

(۸) ہمارے خطابات ایسے کہ خطیب مثالوں کی بارشیں برساتا ہے اور سامعین نعروں سے زمین وآسمان ہلائے رکھتے ہیں۔اکثر خطبا عوام الناس کے اندر بے خودی پیدا کرنے والے نکات کی تلاش وتتبع میں رہتے ہیں، جس کا مقصد محض نعرہ بازی ہوتا ہے۔وہ فروغ مسلک اور تبلیغ سنیت کی پرواہ نہیں کرتے، حالاں کہ وہ سارے ہند میں انقلاب برپا کر سکتے تھے۔کس کس کا شکوہ کیا جائے؟ کس کس پر رویا جائے؟

زخم اتنے ہیں کہ سارا بدن ہے چھلنی　　درد بیچارہ پریشان ہے کہاں سے اٹھے

(۹) ہم اپنے علم وفضل کو اصلاح امت کے لیے بروئے کار لائیں اور غیر متوازن صورت حال کو رفتہ رفتہ

بدلنے کی کاوش اور جہد مسلسل کریں۔ اگرارباب نظر کسی نظریہ پرنظر جمالیں تو انقلاب آفریں کیفیت خود بخود رونما ہو جاتی ہے۔ جمود وتعطل راہ فرار اختیار کر لیتا ہے۔ کیا سب کچھ دیکھ سن کر بھی مستقبل کے معمار اور قوم وملت کے وارثین شہرخموشاں آباد کریں گے؟ یا سکوت توڑ کر ہمت و جواں مردی اور اپنی اہلیت وقابلیت کا ثبوت فراہم کریں گے؟ کیا اب بھی ہمارے جاگنے کا وقت نہیں آیا؟ کیا ہمیں ابھی کچھ اور انتظار کرنا ہوگا؟

نوجوانو! اٹھو۔ اب خود سے مستقبل کے نقشے تیار کرو، جو نقشہ تمہیں تمہارا حسین ماضی لوٹا دے۔ جس میں ملی وحدت، دینی اخوت، قومی الفت، علم وفضل اور کردار وعمل کی ایسی فراوانی تھی کہ ہمیں دیکھ کر غیروں کو رشک آتا تھا۔ ہند میں سواد اعظم اپنی کثرت کے باوجود وحدت کے جلوے بکھیر رہا تھا۔ گرچہ اس وقت ہمارے پاس وسائل کی کمی تھی، لیکن ہماری بوریہ نشینی کا جاہ وجلال ایسا کہ کسی کو شب خون مارنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ آج اغیار ہمارے باہمی تنازعات کی تشہیر کر کے ہمارے علاقے پر علاقے ہڑپ کرتے جارہے ہیں اور ہمیں کوئی غم نہیں۔

(۱۰) جو کل ہمارے حریف تھے، وہی آج بھی ہمارے حریف ہیں۔ نوجوانو! فوجیوں کا رخ موڑ ڈالو۔ یہ لاشعوری طور پر خانہ جنگیوں میں پھنس گئے ہیں۔ انہیں یہ بھی ہوش نہ رہا کہ خانہ جنگیوں کے سبب ہمیں بہت سے علاقوں سے ہاتھ دھونا پڑا ہے۔ کیا باقی ماندہ وراثت بھی گنوا بیٹھو گے؟ وہ ہندوستان جنت نشان جہاں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۱۱۵۹ھ-۱۲۳۹ھ-۱۸۲۳ء) کے عہد میں کوئی وہابی نہ تھا۔ آج حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ''چشتی چمن'' دربار رسالت کے بے ادبوں کی آماجگاہ بن چکا ہے، حالاں کہ ہزاروں اولیائے عظام وعلمائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے اپنے خون جگر سے سرزمین ہند کی آبیاری کی ہے، وہ تمام اسی کی آغوش میں آسودۂ خاک ہیں اور اب ہماری ذمہ داری ہے۔

اے ملت کے نونہالو! آنکھیں کھولو، جاگو۔ تمہاری باری آچکی ہے۔ عالمیت وفضیلت کی دستار بندی کے وقت ہی تمہیں ذمہ داریاں تفویض کر دی گئی ہیں۔ اب تم کب تک منہ تکتے رہو گے؟ تم کس مسیحا کے انتظار میں ہو؟ تم حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہو۔ کیا تم اپنے حصہ کی ذمہ داری بھی ادا نہیں کرنا چاہتے؟ کیا رہنماؤں پر قوم کی رہنمائی لازم نہیں؟ آؤ، ہم سب مل کر کام کریں:

یہ ہے دامن یہ ہے گریباں آؤ مل کر کام کریں   موسم کا منہ تکتے رہنا کام نہیں دیوانوں کا

طارق انور مصباحی (کیرلا)

رکن: مجلس انتظامیہ ماہنامہ پیغام شریعت (دہلی)

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

قوم کی صالح رہنمائی کی جائے

آفت کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ایک وہ آفت ہے جو حکمت الٰہی کے مطابق من جانب اللہ آتی ہے۔

(۲) دوسری آفت وہ ہے جس میں بندوں کا عمل دخل ہوتا ہے۔

پہلی قسم کی آفت سے نجات کا طریقہ توجہ الی اللہ ہے کہ بندگان الٰہی طاعت وعبادت،نماز ودعا اور اعمال صالحہ کے ذریعہ رب تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں،جیسے بارش نہ ہوتو اس میں بندوں کا عمل دخل نہیں،پس اس سے نجات کا طریقہ بتایا گیا کہ بندگان الٰہی نماز ودعا واعمال حسنہ کے ذریعہ رب تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں اور اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کریں۔نماز استسقا کا تفصیلی بیان احادیث مقدسہ اور فقہی کتابوں میں موجود ہے۔

اگر آسمانی آفتوں اور خداوندی آزمائشوں کے دور کرنے کے ظاہری اسباب ووسائل بھی ہوں تو ان کو بھی اختیار کیا جائے،جیسے بخار لگ جائے تو رجوع الی اللہ کے ساتھ شفایابی کے واسطے دواؤں کا بھی استعمال کیا جائے۔

دوسری مصیبت سے نجات کا طریقہ یہ ہے کہ توجہ الی اللہ کے ساتھ ظاہری سبب بھی اختیار کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:{وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ}(سورہ انفال:آیت ۶۰)

آفت کی قسم دوم میں محض توجہ الی اللہ کی تلقین اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔قسم دوم میں آفتوں کے اعتبار سے نجات ودفاع کے ظاہری اسباب کو اختیار کرنا ہے۔علمائے کرام امت مسلمہ کے قومی رہنما ہیں،اس لیے ان پر لازم ہے کہ ان آفتوں سے نجات ودفاع کے اسباب وذرائع کی معلومات حاصل کر کے قوم کو دفاع کے اسباب ظاہری سے مطلع کریں۔

جہاں توجہ الی اللہ کے ساتھ نجات ودفاع کے اسباب ظاہری پر بھی عمل کرنا ہے،وہاں صرف توجہ الی اللہ کا نسخہ بتانا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔اس ایک نکتہ پر غور نہ کرنے کی وجہ سے مسلمانان ہند کو مختلف قسم کی مصیبتوں میں مبتلا ہونا پڑا۔اب ان کا وجود اور دستور ہند خطرے میں ہے۔

بندوں کی ایجاد کردہ آفتوں سے محفوظ ہونے کے اسباب وذرائع کا ذکر دنیاوی علوم وفنون میں موجود ہوتا ہے۔علمائے کرام کو دنیاوی علوم وفنون سے بھی آراستہ ہونا ضروری ہے،تاکہ وہ قوم کی صالح قیادت کرسکیں۔

توجہ الی اللہ اور اختیار سبب کی مشترکہ مثال نماز خوف ہے۔نماز خوف میدان جہاد میں ادا کی جاتی ہے۔

فوج کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ ایک حصہ ہتھیاروں سے مسلح ہوکر دشمن کے بالمقابل کھڑا رہتا ہے ،تاکہ دشمن نمازیوں پر حملہ نہ کردے۔ دوسرا حصہ امام کے ساتھ نماز شروع کرتا ہے،وہ پہلی رکعت پڑھ کر کے دشمنوں کے بالمقابل چلا جاتا ہے اور جو حصہ دشمنوں کے مدمقابل کھڑا تھا،وہ وہاں سے آکر نماز میں شریک ہوتا ہے۔ امام کے ساتھ پہلی رکعت پڑھنے والے لشکری میدان میں دشمن کے بالمقابل کھڑے ہیں،ہتھیاروں سے مسلح ہیں اور وہ نماز میں بھی ہیں،ان کی نماز فاسد نہیں ہوتی ہے۔

یہاں توجہ الی اللہ اور سبب ظاہر کو اختیار کرنا ساتھ ساتھ پایا گیا۔ جب امام کے ساتھ دوسری رکعت پڑھنے والے فوجی اپنی نماز مکمل کر کے واپس آجاتے ہیں،تب یہ لوگ جا کر اپنی باقی ماندہ ایک رکعت مکمل کرتے ہیں۔ نماز خوف کی مکمل تفصیل فقہ کی کتابوں میں موجود ہے اور نماز خوف کا طریقہ قرآن مجید واحادیث مقدسہ میں بیان کیا گیا ہے۔

اس نماز کا تذکرہ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ ورسول (عزجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہمیں توجہ الی اللہ کے ساتھ ظاہری اسباب کو بھی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے،پھر علمائے کرام محض توجہ الی اللہ کی بات کیوں کرتے ہیں؟ کیا یہ اسلامی تعلیم کے منافی نہیں ہے؟این آرسی (NRC) اور سی اے بی (CAB) کی شکل میں جو آفت ہمارے سروں پر منڈلا رہی ہے،کیا محض توجہ الی اللہ سے یہ مصیبت دور ہو جائے گی؟ جب بخار آجائے تو عبادت وبندگی کے ساتھ دوا بھی لینا ہے یا صرف عبادت الٰہی پر اکتفا کرنا ہے؟

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی　　　جسے نہ ہو خیال خود ہی اپنی حالت بدلنے کا

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ:18:دسمبر 2019

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

یک سالہ ٹریننگ کورس برائے فارغین مدارس

نصابی مضامین

(۱)انگلش (۲) ہندی (۳) جنرل نالج (۴) میٹرک اگزام کے مضامین۔

(الف) اکثر غیر اسلامی مواد انگلش زبان میں دستیاب ہیں ،اس لیے انگلش زبان وادب سے آشنائی لازم ہے۔

(ب) شمالی ہند کی مسلم وغیر مسلم کی مخلوط مجالس میں خالص اردو کی جگہ ہندی کے آسان الفاظ کا استعمال بہتر ہوگا۔

(ج) جنرل نالج کی اس قدر تعلیم دی جائے کہ طلبہ حالات حاضرہ اور عصری موضوعات پر تحریر وتقریر کے قابل ہوسکیں۔

(اس موضوع کے ضمن میں دستور ہند،مشہور مما لک کے دستور، بھارت کے تمام حکومتی شعبہ جات ،نفاذ دستور کے بعد پارلیامنٹ سے پاس شدہ مختلف قوانین ،سپریم کورٹ کے اہم فیصلے ،مختلف سیاسی پارٹیاں ،ملک وبیرون ملک کی اہم شخصیات ،مشہور مما لک کی مختصر تواریخ ،مشہور مذاہب اوراس کی تہذیب وثقافت ، دنیا کے اہم حادثات ،مشہور تجارتی کمپنیاں ،اہم ذرائع معاش ودیگر امور کا مطالعہ شامل ہوگا)

(د) میٹرک کے اگزام کے لیےاوپن اسکول میں ایڈمیشن دلایا جائے ،تا کہ حاضری کی ضرورت نہ ہو۔

اغراض ومقاصد

فارغین مدارس دینیات کے ساتھ سیاسیات ،سماجیات ،معاشیات ودیگر شعبہ جات میں بھی قومی رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکیں۔غیر مسلم اقوام کواسلام کے منصفانہ نظام سے آشنا کرسکیں اور اسلام ومسلمین کے خلاف میڈیا کی تخریب کاری کا جواب دے سکیں۔حسب موقع تبلیغ اسلام کی خدمت انجام دے سکیں۔حالات حاضرہ کے مطابق قوم کی صالح قیادت کرسکیں۔صحافت وجنرلزم کی خدمت انجام دے سکیں۔

شرائط داخلہ

(1) امیدوار کسی معتبر سنی ادارہ سے عالمیت یا فضیلت کی سند حاصل کیا ہو۔

(2) کمپوزنگ جانتا ہو،تا کہ ضرورت کے مواد انٹرنیٹ سے حاصل کر کے ایڈٹ کرسکے۔

(3) ابتدائی انگلش سے آشنا ہو،تا کہ ایک سال میں ضروری حد تک انگلش سیکھ جائے۔

گزارش:

یہ ایک مجوزہ کورس ہے۔ارباب علم ودانش اس پر غوروفکر فرمائیں۔اگر فائدہ بخش ہے تو نفاذ کی کوشش کریں:

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ:18:جنوری2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

ٹریننگ کورس: نصابی خاکہ کی تفصیل

(1) انگلش زبان کی تعلیم کے واسطے ایسے استاذ کو مقرر کیا جائے جو انگلش اسپکنگ اینڈ لرننگ کورس کا تجربہ رکھتا ہو، تاکہ یہ کم مدت میں ضروری حد تک انگلش زبان اور گرامر کی تعلیم دے سکے اور طلبہ انگلش بولنا، انگلش میں مضمون نگاری، انگلش سے اردو ترجمہ کرنا، اور اخبارات ومیگزین پڑھنا سیکھ جائیں۔ ایک مناسب نصاب مقرر کیا جائے، تاکہ ایک سال میں طلبہ میں لازمی قابلیت پیدا ہو سکے۔

انگلش کے لیے دو پیریڈ ہوں گے۔ ایک پیریڈ گرامر اور انشا (Grammer & Composition) کے لیے اور ایک پیریڈ اسپکنگ اور ٹرانسلیشن (Speaking & Transletion) کے لیے۔

(2) جنرل نالج کے لیے جو موضوعات منتخب کیے جائیں۔ ان کی تفصیل جن کتابوں یا جن ویب سائٹس میں موجود ہو، استاذ ان کتابوں اور ویب سائٹس کی تفصیل طلبہ کو فراہم کرے۔ ہر موضوع کے لیے حسب ضرورت ایک ہفتہ یا دو ہفتہ مقرر کیا جائے اور اس مدت میں طلبہ استاذ کی نگرانی میں اس موضوع کا خلاصہ نوٹ بک یا کمپیوٹر پر رقم کریں۔ ہر دن کا تیار شدہ حصہ استاذ سے چیک کرائیں۔

اس کے لیے ہر دن دو پیریڈ ہوں گے۔ ایک پیریڈ میں استاذ موضوع سے متعلق گائیڈ لائنس اور معلومات فراہم کرے۔ دوسرے پیریڈ میں طلبہ اپنے تحریر کردہ خلاصے کو زبانی بیان کریں، تاکہ تحریر کے ساتھ بیان کی قدرت بھی حاصل ہو سکے۔

ہر موضوع کی اس قدر معلومات فراہم کردی جائے کہ طلبہ مستقبل میں ذاتی مطالعہ کے ذریعہ خود کو ایک جنرلسٹ کی منزل تک لے جا سکیں۔ چند موضوعات کی مشق وممارست کے بعد طلبہ دیگر موضوعات پر تحقیق وتفتیش کے قابل ہو سکتے ہیں۔ اگر گنجائش ہو تو جنرل نالج کے ہر موضوع کی متعینہ مدت کے درمیان اس موضوع کے کسی ماہر کے لیکچر کا اہتمام کیا جائے۔

(3) میٹرک کے اگزام کے لیے این آئی او ایس (نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ: دہلی) میں طلبہ کو داخل کیا جائے۔ اس کے اگزام سنٹر ملک بھر میں ہیں۔ اگزام ہر سال دو بار اپریل/مئی اور اکتوبر نومبر میں ہوتا ہے۔ اپریل/مئی کے اگزام کے لیے رجسٹریشن کیا جائے، تاکہ ٹریننگ کورس کی تکمیل کے بعد میٹرک

اگزام کی مکمل تیاری ہو سکے۔ NIOS میں میٹرک اگزام کے لیے اردو میڈیم کا نظم ہے۔

35: مضامین میں سے پانچ مضامین کو اختیار کرنا ہوتا ہے۔ ہندی، اردو، سوشل سائنس، ہوم سائنس ، انڈین کلچر اینڈ ہیری ٹیج کو اختیار کیا جائے۔ دو اضافی مضامین بھی اختیار کیے جا سکتے ہیں۔ اضافی مضمون کے طور پر میتھ اور بزنس اسٹڈی کو منتخب کیا جائے۔ اردو، ہوم سائنس اور سوشل سائنس کی تدریس کی ضرورت نہیں۔ طلبہ ذاتی مطالعہ سے ان مضامین کو حل کر لیں۔ بوقت ضرورت استاد سے مدد لی جا سکتی ہے۔

میٹرک کے مضامین کے لیے تین پیریڈ (Period) ہوں گے۔ ایک پیریڈ ہندی، ایک پیریڈ میتھ کے کے لیے، اور ایک پیریڈ بزنس اسٹڈی اور انڈین کلچر اینڈ ہیری ٹیج کے لیے۔ متاخر الذکر دونوں مضامین میں سے ہر ایک کی تعلیم ہفتہ میں تین دن ہو گی۔

اس طرح میٹرک کے مضامین کے واسطے ہر دن تین پیریڈ کی ضرورت ہو گی۔ اگر کوئی طالب علم ہندی اور میتھ نہ جانتا ہو تو ایک ماہ تک ابتدائی ہندی و میتھ کی تعلیم دی جائے، پھر نصابی کتاب کی تعلیم میں شریک کیا جائے۔

میٹرک اگزام میں کامیابی کے بعد طلبہ این آئی او ایس کے انٹر میڈیٹ میں داخلہ لیں، کیوں کہ سرکاری ملازمت کے لیے میٹرک اور انٹر میڈیٹ (10+2) کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ فارغین اب مدارس ومساجد کے علاوہ دیگر راہوں کی بھی تلاش کریں۔

اگر کوئی اسکول مستقل حاضری کی شرط کے بغیر میٹرک کے ریگولر اگزام کی اجازت دے تو ایسے اسکول میں ایڈمیشن دلایا جا سکتا ہے۔

نظام تعلیم

ہر دن سات پیریڈ ہوں گے۔ تین پیریڈ ہندی اور میٹرک کے مضامین کے لیے، دو پیریڈ انگلش اور دو پیریڈ جنرل نالج کے لیے۔

تین موضوعات یعنی ہندی، انگلش اور جنرل نالج کا ششماہی و سالانہ امتحان ہو گا۔ دونوں امتحانات کے لیے مقدار تعلیم متعین ہو گی، تاکہ اساتذہ وطلبہ متعینہ مدت میں اس کی تکمیل کی کوشش کریں۔ اس مجوزہ نصاب میں حسب ضرورت حذف و اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

انگلش اور میٹرک کے مضامین کے واسطے ایک ماہر استاذ کی تقرری ہو جو دن میں پانچ پیریڈ پڑھائے۔

جنرل نالج کے لیے کسی کالج کے ماہر استاد کی تقرری کی جائے جو مغرب بعد دو پیریڈ پڑھا سکے۔

ہر پیریڈ پچاس منٹ کا ہوگا۔تعلیم آٹھ بجے سے ایک بجے تک ہوگی۔9:40 سے 10:30 تک ناشتہ کا وقفہ ہوگا۔مغرب بعد دو پیریڈ ہوں گے۔ظہر تا عصر طلبہ اپنے اسباق کا مطالعہ کریں۔دس بجے رات تک سو جائیں اور تعلیم و مطالعہ کا زیادہ حصہ دن میں انجام دیں۔

<u>وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم::والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم::وآلہ العظیم</u>

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ:22:جنوری2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

یک سالہ دینیات کورس

نصابی مضامین

(۱) اسلامی عقائد (۲) فقہی مسائل (۳) ابتدائی تجوید (۴) مشق قرأت

فقہی مسائل کے لیے انوار شریعت اور قانون شریعت (فرائض اربعہ، نکاح وطلاق وکتاب الحظر والاباحہ) کی تعلیم دی جائے۔ انوار شریعت وقانون شریعت کے شروع میں اسلامی عقائد کا بیان ہے۔ وہ حصہ درس عقائد کے طور پر شامل نصاب کیا جائے۔ تجوید کے لیے کوئی آسان کتاب شامل درس کی جائے، یا تجوید کے قواعد نوٹ بک پر لکھوا کر یاد کرائیں اور مشق قرأت کرائی جائے۔ مدت تعلیم ایک سال ہوگی۔ نماز عشا کے بعد ایک گھنٹہ تعلیم ہوگی، تاکہ اسکول وکالج کے اسٹوڈنٹس اور پیشہ ور نوجوان شریک ہوسکیں۔

شرائط داخلہ ونظام تعلیم

(۱) امیدوار ابتدائی اردو سے آشنا ہو، اور ناظرۂ قرآن مکمل کر چکا ہو۔

(۲) یہ کورس ان بچوں کے لیے ہے، جن کی عمر پندرہ سال یا اس سے زیادہ ہو۔ کم عمر بچوں کو کنٹرول کرنے میں زیادہ وقت صرف ہوتا ہے، اور استاذ مطمئن ہوکر تدریس میں مشغول نہیں ہوپاتا۔ اسی کورس کے ضمن میں ناخواندہ افراد کو سورتیں اور دعائیں حفظ کرائی جائیں۔

(۳) تعلیم کلاس سسٹم سے ہوگی۔ مکتب کی طرح ہر طالب علم کی انفرادی تعلیم نہیں ہوگی، کیوں کہ اس میں زیادہ وقت صرف ہوتا ہے، اور فائدہ کم اور استاذ کو پریشانی زیادہ ہوتی ہے۔ حنفی دنیا میں مکتب کی تعلیم کلاس سسٹم کی بجائے انفرادی طور پر ہونے کے سبب بہت متاثر ہے۔ کیرلا میں مکتب میں بھی کلاس کے طرز پر اجتماعی سبق ہوتا ہے۔ انفرادی سبق میں ہر طالب علم کے لیے اضافی وقت صرف ہوتا ہے۔

(۴) اگر کسی معلّمہ کا انتظام ہوجائے تو لڑکیوں کے واسطے بھی دینیات کورس کا انتظام کیا جاسکتا ہے۔

اغراض ومقاصد

بچے نوعمری میں ناظرۂ قرآن اور ابتدائی اردو کی تکمیل کے بعد مکتب چھوڑ دیتے ہیں، نیز اس عمر میں وہ اسلامی عقائد ومسائل کو صحیح طور پر سمجھ نہیں پاتے، اس لیے باشعور بچوں اور معمر افراد کے واسطے دینیات کورس تشکیل دیا گیا، تاکہ اسلامی عقائد ومسائل کو سمجھ سکیں اور تجوید ومشق کے ذریعہ تلاوت قرآن کی تصحیح کرلیں، تاکہ صحیح طور پر نماز کی ادائیگی ہوسکے۔ ناخواندہ افراد کو سورتیں اور دعائیں حفظ کرائی جاسکیں۔

طریق کار

دینیات کورس کے اہتمام کے لیے ہر شہر میں دینیات کورس کمیٹی تشکیل دی جائے، جو مختلف مساجد میں اس کا انتظام کرے اور ہر مسجد میں اس کے امام یا نائب امام کو استاذ مقرر کیا جائے۔ بدل خدمت دینیات کمیٹی کی جانب سے دیا جائے۔ بلا مشاہرہ امام پر ایک ذمہ داری کا اضافہ نہ کیا جائے، بلکہ ائمہ کرام کی تنگ حالی کو دور کرنے کی کوشش ہو، تاکہ وہ خوش دلی کے ساتھ خدمت دین انجام دے سکیں۔

ان شاء اللہ تعالیٰ کورس کی تکمیل کے بعد طلبہ کو سٹیفکیٹ دیا جائے گا۔ سٹیفکیٹ کا ماڈل جاری کیا جائے گا۔

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ: 22: جنوری 2020

☆☆☆☆☆

نوٹ: یہ مضمون مکرر ہے۔ پہلے 22: جنوری 2020 کو جاری کیا گیا تھا، پھر حذف واضافہ کے بعد 03: فروری 2020 کو دوبارہ جاری کیا گیا۔

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

یک سالہ دینیات کورس

نصابی مضامین

(۱) اسلامی عقائد (۲) فقہی مسائل (۳) ابتدائی تجوید (۴) مشق قرأت

فقہی مسائل کے لیے انوار شریعت اورقانون شریعت (فرائض اربعہ ،نکاح وطلاق وکتاب الحظر والاباحۃ) کی تعلیم دی جائے ۔انوارشریعت وقانون شریعت کے شروع میں اسلامی عقائد کا بیان ہے۔وہ حصہ درس عقائد کے طور پر شامل نصاب کیا جائے ۔تجوید کی کوئی آسان کتاب یا مصباح التجوید شامل درس کی جائے ۔مشق قرأت کرائی جائے ،اورسورتیں ودعائیں یادکرائی جائیں۔

نظام تعلیم

مدت تعلیم ایک سال ہوگی ۔نماز عشا کے بعدایک گھنٹہ تعلیم ہوگی ،تاکہ اسکول وکالج کے اسٹوڈنٹس اور پیشہ ورنواجوان شریک ہوسکیں۔مدت تعلیم دوحصوں میں منقسم ہوگی :ششماہی اول وششماہی دوم۔ششماہی اول میں انوارشریعت اورمشق وتجوید کی تعلیم وامتحان ہوگا۔نصف گھنٹہ انوارشریعت اورنصف گھنٹہ مشق وتجوید کی تعلیم ہوگی ۔ششماہی دوم میں قانون شریعت جلداول وجلددوم کی تعلیم وامتحان ہوگا۔نصف گھنٹہ جلداول اورنصف گھنٹہ جلددوم کی تعلیم ہوگی۔مدارس عربیہ کی طرح شوال سے تعلیم شروع ہوگی اورشعبان میں اختتام پذیر ہوگی۔

تعلیم کلاس سسٹم سے ہوگی ۔مکتب کی طرح ہرطالب علم کی انفرادی تعلیم نہیں ہوگی ،کیوں کہ اس میں زیادہ وقت صرف ہوتا ہے،اورفائدہ کم اوراستاذکوپریشانی زیادہ ہوتی ہے۔حنفی دنیا میں مکتب کی تعلیم کلاس سسٹم کی بجائے انفرادی طورپر ہونے کےسبب بہت متاثر ہے۔کیرلا میں مکتب میں بھی کلاس کےطرز پراجتماعی سبق ہوتا ہے۔انفرادی سبق میں ہرطالب علم کے لیے اضافی وقت صرف ہوتا ہے۔کورس کی تکمیل کے بعدطلبہ کو سٹرٹیفکیٹ دیاجائے گا۔ان شاءاللہ تعالیٰ سٹرٹیفکیٹ کاماڈل جاری کیاجائے گا۔

شرائط داخلہ

(1)امیدوارابتدائی اردولکھناپڑھناجانتاہو،اورناظرۂ قرآن مکمل کرچکاہو۔

(2)امیدوارکی عمرپندرہ سال یااس سے زیادہ ہو۔کم عمربچوں کوکنٹرول کرنے میں زیادہ وقت صرف ہوتا ہےاوراستاذمطمئن ہوکرتدریس میں مشغول نہیں ہوپاتے ۔اس کورس میں معمرافرادبھی شریک ہوسکتے ہیں ۔ناخواندہ افرادکودعائیں وسورتیں بھی یادکرائی جاسکتی ہیں۔

اغراض ومقاصد

(الف) بچے نوعمری میں ناظرۂ قرآن اور ابتدائی اردو کی تعلیم کے بعد مکتب چھوڑ دیتے ہیں، نیز اس عمر میں وہ اسلامی عقائد ومسائل کو صحیح طور پر سمجھ نہیں پاتے ،اس لیے باشعور بچوں اور معمر افراد کے واسطے دینیات کورس تشکیل دیا گیا،تا کہ اسلامی عقائد ومسائل کو سمجھ سکیں اور تجوید ومشق کے ذریعہ تلاوت قرآن کی تصحیح کر لیں ،تا کہ صحیح طور پر نماز کی ادائیگی ہو سکے۔ناخواندہ افراد کو سورتیں اور دعائیں حفظ کرائی جا سکیں۔

(ب) گر کسی معلّمہ کا انتظام ہو جائے تو لڑکیوں کے واسطے بھی دینیات کورس کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔

طریق کار

{1} دینیات کورس کے اہتمام کے لیے ہر شہر میں دینیات کورس کمیٹی تشکیل دی جائے ،جو مختلف مساجد میں اس کا انتظام کرے اور ہر مسجد میں اس کے امام یا نائب امام کو استاذ مقرر کیا جائے۔بدل خدمت دینیات کمیٹی کی جانب سے دیا جائے۔بلا مشاہرہ امام پر ایک ذمہ داری کا اضافہ نہ کیا جائے ،بلکہ ائمہ کرام کی تنگ حالی کو دور کرنے کی کوشش ہو،تا کہ وہ خوش دلی کے ساتھ خدمت دین انجام دے سکیں۔

{۲} ہر اسٹیٹ میں ایک ریاستی بورڈ ہوگا جو دینیات کورس کے ششماہی وسالانہ امتحان کا انتظام کرے گا ،اور سرٹیفکیٹ جاری کرے گا۔

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ:03:فروری2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

ظلم سہنا ظالم کی مدد کرنا ہے!!!

دہلی فساد: فروری 2020 کے متاثرین کے دکھ درد میں ہم برابر کے شریک ہیں۔ یہ فساد نہیں، بلکہ ایک منصوبہ بند نسل کشی تھی۔ دہلی فساد: 2020 نے یہ واضح کردیا کہ اب مول نواسی اقوام میں بہت حد تک شعور بیدار ہو چکا ہے۔ وہ لوگ فرقہ وارانہ فساد سے خود کو دور رکھنا چاہتے ہیں۔ دنگائی کہیں باہر سے بلائے گئے تھے۔

دہلی فساد نے یہ بھی ثابت کردیا کہ فساد کے لیے تربیت یافتہ لوگوں کو میدان میں اتارا جاتا ہے، جو لوگ جدید ہتھیار یعنی بندوق، پستول اور بمب استعمال کرنا جانتے ہوں۔ اس سے قبل کے فسادات میں روایتی ہتھیار یعنی تلوار، چاقو، نیزہ، بھالا وغیرہ استعمال ہوتے تھے۔

دہلی فساد میں اکثر لوگوں کے سروں میں گولیاں ماری گئیں۔ اس کے بعد بعض کو جلتی آگ میں ڈال دیا گیا اور اکثر لوگوں کو گولی مار کر سخت زدوکوب کیا گیا، جس سے ان کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ بہت سے لوگوں کے جسموں میں لوہے کے راڈ گھونپ دیئے گئے۔ یہ بیان علاج کرنے والے دہلی کے ڈاکٹروں کا ہے۔

یہ بھی خبر ہے کہ بہت سے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا اغوا کیا گیا ہے۔ آج تک کسی فساد میں ایسا نہیں ہوا تھا۔ فساد کے مواقع پر پولیس کا کردار جگ ظاہر ہے۔ پولیس محکمہ کبھی محل واردات سے غائب رہتا ہے، کبھی خاموش رہتا ہے، کبھی طرفداری میں مبتلا نظر آتا ہے۔ ایسی صورت میں لازم ہے کہ بھارتیوں کو ذاتی دفاع (Self Defence) کی تفصیل بتائی جائے۔

ہر جمہوری نظام میں پبلک کو پرائیویٹ دفاع کا حق ہوتا ہے۔ حملہ کرنا (Attack) جرم ہے۔ ڈیفنس کرنا (Defence) ہر شہری کا حق ہے۔ انڈین پینل کوڈ (IPC) کے سیکشن 96 سے 106 تک ذاتی دفاع کا حق (Right to private defence) بیان کیا گیا ہے۔ ہر ضلع میں پبلک کو ماہر وکیلوں کی نگرانی میں پرائیویٹ ڈیفنس کے قوانین بتائے جائیں اور پرائیویٹ ڈیفنس کی تربیت دی جائے۔ جب فسادیوں کو معلوم ہو جائے گا کہ لوگ سلف ڈیفنس کے قابل ہو چکے ہیں اور قتل و غارت گری کے وقت خود ان کی جان کو بھی خطرہ ہوسکتا ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ فسادیوں کی ہمت ٹوٹ جائے گی۔ اگر لوگ خاموش رہتے ہیں تو بھارت ہمیشہ فرقہ وارانہ فسادات کی آگ میں جلتا رہے گا۔

فساد کے متاثرین کی مدد بھی ضروری ہے اور اہل ملک کو ذاتی دفاع کی تربیت بھی ضروری ہے۔ صرف ملکی قانون کی خلاف ورزی کی اجازت نہیں، اس لیے تربیت کا کام ماہر وکیلوں کی نگرانی میں ہونا چاہئے۔

بہتر ہوگا کہ اس بارے میں سپریم کورٹ سے بھی رہنمائی حاصل کرلی جائے۔دہلی کی ریاستی حکومت نے فساد کے متاثرین کے لیے معاوضہ اور امداد جاری کیا۔یہ خوش آئند قدم ہے۔بہت سے مسلمان جھوٹے مقدمات میں پھنسائے جارہے ہیں۔ان کی قانونی مدد کی جائے۔خیال رہے کہ ظلم سہنا ظالموں کی مدد کرنا ہے، اس لیے ظلم کی ہر شکل کو تہس نہس کیا جائے۔

واضح رہے نماز وروزہ کی فرضیت اپنے وقت پر مستحکم ہے۔خواہ مصیبت آئے، یا نہ آئے۔یہ بھی صحیح ہے کہ کبھی رب تعالیٰ کی معصیت کے سبب مصیبت آتی ہے۔کبھی عام معصیت کے سبب اور کبھی خاص معصیت کے سبب خاص شعبہ میں مصیبت آتی ہے، مثلاً صدقہ وزکات شعبہ مالیات میں برکت کا سبب ہے، پس اگر کوئی صدقہ وزکات ادا نہ کرے اور نماز وروزہ کی پابندی کرے تو بھی مال کی بے برکتی ختم نہیں ہوگی، کیوں مالی شعبہ میں برکت کے واسطے صدقہ وزکات کا حکم دیا گیا۔

ملک کی حفاظت کے لیے سرحدوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا۔ارشاد الٰہی ہے:((وَرَابِطُوْا))(سورہ آل عمران: آیت ۲۰۰) اب لوگ نماز وروزہ کی خوب پابندی کریں اور سرحدوں کی حفاظت نہ کریں تو غیر ممالک حملہ کرکے اس ملک پر قبضہ کرلیں گے، کیوں کہ حفاظت ملک کے باب میں خداوند تعالیٰ کا خاص حکم تھا، جس کی نافرمانی کی گئی۔اس نافرمانی کا وبال آسکتا ہے۔

اسی طرح دشمنوں کے ظلم سے بچنے کے واسطے (وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ)(سورہ انفال: آیت ۶۰) کا حکم ہے۔جب اس باب کے خصوصی حکم کی نافرمانی ہوگی تو مصیبت آسکتی ہے۔ایسے موقع پر اس خاص حکم الٰہی کی جانب توجہ نہ دینا اور محض نماز وروزہ کی ترغیب دینا یقیناً قابل تعجب ہے۔اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے۔علمائے اسلام غور فرمائیں۔

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ:05:مارچ2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

مذہب اہل سنت و جماعت اور دعوت وتبلیغ

یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ تبلیغی جماعت نے دیوبندیت ووہابیت کو ہندوپاک کے ہر گلی کوچے تک پہنچا دیا۔ ہمارے پاس متبادل کے طور پر ''تحریک دعوت اسلامی'' (انڈیا) ہے۔گرچہ بعض فقہی امور میں ہمیں اس تحریک سے اختلاف ہے،لیکن باب عقائد میں ان سے ہمارا کچھ بھی اختلاف نہیں۔

ہاں ،مبلغین سے یہ گزارش ہے کہ ائمہ مساجد یا علمائے کرام کے معمولات ومشاغل پر حرف گیری نہ فرمائیں۔اپنی دعوتی وتبلیغی سرگرمیوں پر نظر رکھیں۔مسلمانوں کو دیوبندیت کے جال میں پھنسنے سے بچائیں۔

بعضا تجربہ کار مبلغین کبھی ائمہ کرام کی جانب سے ترک مستحب پر بھی کبیدہ خاطر ہو جاتے ہیں،گرچہ وہ اپنی زبان سے اس کا اظہار نہیں کرتے ،لیکن ان کی عادات واطوار سے بعض کیفیات کا ظہور ہوتا ہے، پھر یہیں سے ائمہ کرام ومبلغین میں شکررنجی کا فتح باب ہوتا ہے۔اسی طرح تبلیغی جماعت اور دیوبندی مولویوں میں بھی اختلاف ہوتا تھا۔ائمہ کرام سے بھی عرض ہے کہ مبلغین پر بلا وجہ تنقید نہ کی جائے ،کیوں کہ حقیقت میں وہ ہمارے حصے کا ایک فریضہ انجام دے رہے ہیں۔تبلیغ دین وتحفظ مسلک دراصل ہماری ذمہ داری ہے۔

مبلغین کی تربیت میں یہ بھی شامل کیا جائے کہ خلاف اولیٰ کا ارتکاب یا کسی مستحب کا ترک کسی سے وقوع پذیر ہو جائے تو تحمل سے کام لیں، کیوں کہ یہ قرون ثلاثہ سے بہت بعد کا زمانہ ہے۔اب قرون اولیٰ کی سی عملی کیفیت عمومی طور پر نہیں پائی جاسکتی۔ہاں ، جہاں تک ہوسکے،عوام کو شرعی احکام کی تعلیم اوران پر عمل کی ترغیب دی جائے۔مثبت انداز میں عقائد صحیحہ سے بھی عوام کو آشنا کیا جائے۔

تبلیغی جماعت کا طریق کار ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کی جھوٹی کرامتیں بیان کر کے لوگوں کو اپنے دین باطل کا گرویدہ بنا لیتے ہیں۔کشف وکرامات کے واقعات میں جو کشش ہے،وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

عوام مسلمین کے پاس اتنا علم نہیں ہوتا کہ وہ ان گڑھی ہوئی کرامتوں کی تحقیق کر سکیں۔اگر عام لوگ اتنے بڑے محقق ہوتے تو تبلیغی جماعت کے درس مں شریک ہی نہیں ہوتے۔

تبلیغی جماعت کے برخلاف دعوت اسلامی کے مبلغین ،علمائے اہل سنت و جماعت کے سچے اور حقیقی کشف وکرامات کو بیان کرتے ہیں۔کراماتی واقعات کی اثر آفرینی سے ہر کوئی واقف وآشنا ہے۔

اگر عام لوگ دلائل کی بجائے واقعات کے سبب ہی مذہب حق کی طرف آجاتے ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے۔تبلیغی جماعت ہمارے علاقے پر علاقے ہڑپ کرتی جارہی ہے اور دیابنہ ہماری مسجدوں پر قبضہ

جماتے جارہے ہیں،اورہم خاموش بیٹھ کرتماشادیکھ رہے ہیں۔

تحریک دعوت اسلامی (ہند)اپنے دائرۂ کار کو ملک بھر میں وسیع کرے،اور اسلامی مبلغین ہرگز بدمذہبوں سے راہ ورسم نہ رکھیں۔دین خدا کی تبلیغ حکم خدا کے مطابق ہونالازم ہے۔

فروغ مذہب وترویج مسلک کے اصل ذمہ دارعلمائے کرام ہوتے ہیں،لیکن وہ اپنی ضروریات زندگی میں مشغول ہونے کے سبب آزادانہ طور پرکام نہیں کرپاتے۔وہ تصنیف وتالیف ،تقریروخطابت ،امامت وتدریس کے ذریعہ خدمت دین میں مصروف ہیں۔

اقــول: تحریک دعوت اسلامی کی تائیدوتقویت محض دین مصطفوی کےفروغ کےواسطے ہے۔ارباب تحریک سے مجھے کچھ لینا دینانہیں۔سچ تو یہ ہے کہ دین اسلام کے گلستان ہفت رنگ میں صرف حضوراقدس تاجدارکائنات علیہ الصلوۃ والسلام سے ہمارابراہ راست تعلق ہے۔ہاں،پھرجوحضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سےمنسلک ہیں،وہ مجھ سےبھی۔جوان سے منقطع،وہ مجھ سےبھی:

الحمد للہ میں دنیا سے مسلمان گیا　　　انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھاغیر سے کام

طارق انورمصباحی(کیرلا)

جاری کردہ:16:اپریل2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

کانا دجال ابھی سمندری جزیرہ میں قید

صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جہاز سمندری طوفانوں کے سبب راستہ بھٹک گیا۔قریب میں ایک جزیرہ نظر آیا۔ یہ لوگ وہاں گئے تو جساسہ نامی ایک حیوان ملا۔اس نے دجال کا پتہ بتایا۔ یہ لوگ دجال کے پاس گئے۔ دجال سے بات چیت ہوئی، پھر یہ لوگ واپس آ گئے۔حضرت تمیم داری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دجال اس جزیرہ میں لوہے سے بندھا ہوا مقید ہے۔وہ بہت لمبا چوڑا ہے۔(یہ بڑا دجال خدا ہونے کا دعویٰ کرے گا۔اس کے علاوہ تیس چھوٹے دجال نبوت کا دعویٰ کریں گے)

دجال سے پہلے حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظہور ہوگا۔حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عہد سے امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے تک غوث اکبر ہیں۔حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عہد میں غوث اکبر ہوں گے۔امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں نصاریٰ نو لاکھ ساٹھ ہزار سپاہیوں کا لشکر لے کر ملک شام آئیں گے۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کی فوج لے کر ان کے مقابلہ کے لیے ملک شام جائیں گے۔مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی۔اس کے بعد آپ قسطنطنیہ فتح فرمائیں گے،اسی درمیان دجال کا ظہور ہوگا۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کو لے کر ملک شام آجائیں گے۔

دجال انسانی آبادی میں صرف چالیس دن رہے گا۔ پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا،دوسرا دن مہینہ کے برابر،تیسرا دن ہفتہ کے برابر ہوگا، پھر باقی دن معمول کے مطابق ہوں گے،یعنی دجال چودہ مہینے اور چودہ دن میں حرمین طیبین کے علاوہ ساری دنیا گھوم لے گا۔فرشتے اسے حرمین طیبین داخل نہیں ہونے دیں گے۔

دجال کے ساتھ ستر ہزار یہودیوں اور ستر ہزار خوارج کی فوج ہوگی،یعنی کل ایک لاکھ چالیس ہزار کا لشکر اس کے ساتھ ہوگا۔جب دجال ساری دنیا میں گھوم پھر کر ملک شام جائے گا تو اس موقع پر بوقت فجر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارہ پر ہوگا۔

فجر کی اقامت ہو چکی ہوگی۔حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے امامت کی درخواست فرمائیں گے۔آپ حضرت امام مہدی کو فجر کی نماز پڑھانے کا حکم دیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کا لشکر لے کر مسیح دجال کے تعاقب میں نکلیں گے،اور بیت المقدس میں باب لُد کے پاس اسے قتل فرمائیں گے۔اس کے بعد آپ اصلاحات کی طرف متوجہ ہوں گے۔

جزیہ کا حکم ختم ہو جائے گا۔صرف قبول اسلام اور قتل کا حکم ہوگا۔تمام اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) ودیگر کفار جو قتل سے بچ گئے ہوں گے،وہ تمام لوگ اسلام قبول کرلیں گے۔

اس کے بعد دنیا میں صرف مذہب اسلام ہوگا اور تمام لوگ مسلک اہل سنت و جماعت پر قائم ہوں گے ۔حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اجتہاد سے فقہی مسائل بتائیں گے۔ساری امت مسلمہ انہی اجتہادی مسائل پر عمل کرے گی۔حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اجتہادی مسائل فقہ حنفی کے مطابق ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ والصلوٰۃ والسلام چالیس سال دنیا میں رہیں گے۔شادی ہوگی اور اولاد بھی۔وفات کے بعد مدینہ منورہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ میں مدفون ہوں گے۔

پہلے حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظہور ہوگا،پھر انہیں کے زمانے میں دجال کا خروج،جنگ عظیم،فتح قسطنطنیہ اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول ہوگا۔حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوگی۔حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام امام مہدی کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔امام مہدی کی خلافت پانچ،یا سات یا نو سال ہوگی۔

ابھی دجال کا ظہور نہیں ہوا،بلکہ ہر چہار سمت جلاد کا ظہور ہوا ہے۔ان جلادوں نے دنیا بھر میں مسلمانوں کا جینا حرام کر رکھا ہے۔بھارت میں ظلم وبربریت مچانے والا دجال نہیں،بلکہ آر ایس ایس اور اس کے دم چھلے ہیں۔اسی طرح ہر ملک کو دیکھ لیں،اور دفاع کی کوشش کریں:

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ:18:اپریل 2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ ولسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

فاتحہ وایصال ثواب کا آسان طریقہ

(۱)سورہ کافرون(۲)سورہ اخلاص(۳)سورہ فلق(۴)سورہ ناس(۵)سورہ فاتحہ

(۶)سورہ بقرہ (الم سے مفلحون تک)(۷)پنج آیات (اگر یاد نہ ہوں تو چھوڑ دیں)

فاتحہ کے وقت مندرجہ بالا سورتوں اورآیات مقدسہ کی تلاوت کریں۔اول وآخر تین تین بار درود شریف پڑھیں۔سورہ اخلاص تین بار پڑھیں۔باقی سورتیں ایک ایک بار پڑھیں۔

اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر اس طرح دعا کریں:

یا اللہ !ابھی ہم نے قرآن مجید کی جوسورتیں اورآیتیں پڑھیں اور درود شریف پڑھا،ان تمام مقدس کلمات کو اپنی بارگاہ اقدس میں قبول فرمالے۔جونذرونیاز پیش کیا گیا،اسے اپنے دربار پاک میں قبول فرما۔

یا اللہ !پڑھے ہوئے تمام مبارک کلمات کا ثواب اورنذرونیاز کا ثواب جوتو اپنے فضل وکرم سے عطا فرمائے،ان تمام کا ثواب حضور اقدس سرورکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار اقدس میں نذر ہے۔یا اللہ! قبول فرما۔

یا اللہ!حضور اقدس شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل ان تمام کا ثواب جملہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مقدس بارگاہوں میں نذر ہے۔یا اللہ! قبول فرما۔

یا اللہ!ان تمام کا ثواب جملہ خلفائے راشدین،امہات المومنین،صحابہ کرام،اہل بیت عظام،تابعین ،تبع تابعین،ائمہ مجتہدین،علمائے کرام،اولیائے عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی پاکیزہ بارگاہوں میں نذر ہے۔یا اللہ! قبول فرما۔

یا اللہ!ان تمام کا ثواب جملہ سلاسل خصوصاً چاروں مشہور سلاسل: سلسلہ عالیہ قادریہ،سلسلہ چشتیہ،سلسلہ نقشبندیہ اور سلسلہ سہروردیہ کے تمام مشائخ وبزرگان دین،اولیا وصالحین،علماومحدثین کی بابرکت بارگاہوں میں اس کا ثواب نذر ہے۔یا اللہ! قبول فرما۔

یا اللہ!ان تمام کا ثواب جملہ مومنین ومومنات،مسلمین ومسلمات کی روحوں کو حاضر ہے۔یا اللہ! قبول فرما۔

یا اللہ!حضور اقدس سرور دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل ان تمام پڑھے ہوئے مقدس کلمات کا ثواب اورنذرونیاز کا ثواب خصوصی طور پر فلاں بن فلاں کی روح کو حاضر ہے۔یا اللہ! قبول فرما۔یا اللہ!اس کی بخشش فرما اور اسے جنت میں جگہ عطا فرما۔اس کی قبر میں اپنی رحمتیں عطا فرما اور اس کی قبر کو روشن ومنور فرما:

آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

نوٹ: اگر کسی بزرگ کی بارگاہ میں نذر پیش کرنا ہوتو فلاں بن فلاں کی جگہ اس بزرگ کا نام لے۔

مثلاً اس طرح کہے:

یا اللہ! ان تمام کا ثواب خصوصی طور پر حضور سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ عالی میں نذر ہے۔ یا اللہ! قبول فرما، اور حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیوض و برکات سے ہم تمام کو مالا مال فرما: آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

نوٹ: ایصال ثواب مکمل ہوگیا۔ اب جو دعائیں کرنا چاہیں۔ ان دعاؤں کو اسی میں شامل کرلیں۔

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ: 19: اپریل 2020

☆☆☆☆☆

ہمت دکھاؤ=ظلم مٹاؤ

{عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:یُوْشِکُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰی عَلَیْکُمْ کَمَا تَدَاعَی الْاَکَلَۃُ اِلٰی قَصْعَتِہَا–فَقَالَ قَائِلٌ:وَمِنْ قِلَّۃٍ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ ،قَال:بَلْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ کَثِیْرٌ وَلٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ–وَلَیَنْزِعَنَّ اللّٰہُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمُ الْمَہَابَۃَ مِنْکُمْ–وَلَیَقْذِفَنَّ اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِکُمُ الْوَہَنَ–فَقَالَ قَائِلٌ:یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَمَا الْوَہَنُ؟ قَالَ: حُبُّ الدُّنْیَا وَکَرَاہِیَۃُ الْمَوْتِ} (سنن ابی داؤد ص ۵۹۰)

﴿ت﴾ حضوراقدس سرور دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قریب ہے کہ (غیر مسلم) قومیں تم پرٹوٹ پڑیں گی ،جیسے کھانے والے اپنے پیالوں پرٹوٹ پڑتے ہیں،پس ایک صحابی نے عرض کیا۔کیا اس وقت ہماری قلت کی وجہ سے؟ (غیر مسلم قومیں ہم پرٹوٹ پڑیں گی)

حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بلکہ اس وقت تم لوگ زیادہ ہوگے ،لیکن تم لوگ جھاگ کی طرح ہوگے ، جیسے سیلاب کا جھاگ ہوتا ہے،اوررب تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اورتمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دے گا،پس ایک سائل نے دریافت کیا کہ کمزوری کیا ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:دنیا کی محبت اورموت کی ناپسندیدگی۔

توضیح :حدیث منقولہ بالا میں صریح لفظوں میں فرمایا گیا کہ اپنے زوال کے وقت بھی مومنین کثیر تعداد میں ہوں گے۔صحابی نے قلت تعداد کا سوال بھی کیا تو اس کی تردید کی گئی۔اب وہی زمانہ آگیا کہ ہم کثیر تعداد میں ہیں،لیکن ہماری بزدلی نے دشمنوں کوشیر بنادیا۔

دنیا کی ہرقوم ہم پرٹوٹ پڑی ہے۔خواہ کوئی کسی ملک کا باشندہ ہو،یا کسی مذہب سے وابستہ ہو۔دنیا میں ہرچہارسمت{اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَاحِدَۃٌ} کی جلوہ نمائی ہے۔اسلاموفوبیا نے زہر ہلاہل کا کام کیا۔دنیا بھر میں مسلمانوں پرظلم وستم ،قتل وغارت گری وماب لنچنگ ،مسلم عورتوں کی عصمت ریزی وغیرہ اسلاموفوبیا کے نتائج ہیں۔

تماشائی کی طرح سب کچھ دیکھ کرخموشی اختیار نہ کریں، بلکہ ظلم مٹانے کی تدبیر کریں۔تدبیر اختیار کرنا دستورالٰہی ہے:{وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ} (سورہ آل عمران: آیت ۵۴)

علامہ فضل حق خیرآبادی نے 1857 میں جامع مسجد(دہلی) میں انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ بھی دیا،اوردہلی کی جنگ میں بعض موقع پرفوج کی سپہ سالاری بھی کی:(بہادرشاہ: ج۲ص ۳۹۱)۔

امام احمد رضا قادری نے سلطنت عثمانیہ ترکیہ کی جنگی مدد کے واسطے کئی مرتبہ روپے عطا فرمائے۔

(حیات اعلیٰ حضرت: ج اص ۴۴۳تا ۴۴۴:طبع جدید: پاکستان)

مجدد ممدوح نے قوم مسلم کی دینی، سیاسی، معاشی، سماجی، الغرض ہر قسم کی رہنمائی فرمائی۔ان موضوعات پر رسائل وفتاویٰ رقم فرمائے۔آپ ان کے علمی وارثین ہیں۔ان نفوس عالیہ نے ہر محاذ پر قوم کی قیادت کی۔ حالات سے چشم پوشی مضر ہے۔نوجوان طبقہ اپنی قوم کو عروج بخشتا ہے۔آج قوم بہت امیدوں کے ساتھ اپنے نوجوانوں کو دیکھ رہی ہے۔آپ ان کی امیدوں پر کھرے اترنے کی کوشش کریں!!!

مذہب اسلام اور جان و مال وعقل ونسب کا تحفظ

امام احمد رضا قادری قدس سرہ العزیز نے رقم فرمایا:''پانچ چیزیں ہیں جن کے حفظ کو اقامت شرائع الٰہیہ ہے۔دین وعقل ونسب ونفس و مال۔عبث محض کے سوا تمام افعال انہیں میں دورہ کرتے ہیں''۔

(جلی النص فی اماکن الرخص: فتاویٰ رضویہ ج۲۱ص ۲۰۵-جامعہ نظامیہ لاہور)

علمائے کرام خود کو محض حفاظت دین تک محدود نہ کریں، بلکہ اپنے قائدانہ فرائض کو حسب استطاعت انجام دینے کی کوشش فرمائیں۔

اب یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے کہ نوجوان علما اور قوم کی نسل جدید میں شعور بیدار ہو چکا ہے اور حالات سے مقابلہ کی قوت بھی۔عہد حاضر میں اہل عالم کی فریب کاریوں سے محفوظ رہنے کے واسطے دنیاوی حالات اور دنیاوی علوم دونوں سے آشنا ہونا لازم ہے۔اب کسی قوم کو ایسی خفیہ ٹکنیک سے تباہ کیا جاتا ہے کہ جاہلوں کی فہم سے وہ ماورا ہے۔پڑھو،اور آگے بڑھو۔سازش کی گرم بازاری ہے۔

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ:22:اپریل2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

اسباب زوال کی تلاش

(الف) سال 2017 میں سیمانچل (بہار) کے اضلاع یعنی کٹیہار، پورنیہ، کشن گنج، اررریہ وغیرہ میں سخت سیلاب آیا۔لوگ گھروں سے بے گھر ہو گئے۔لوگوں نے پانی سے محفوظ علاقوں میں اپنا عارضی ٹھکانہ بنایا۔دیوبندیوں نے پناہ گزینوں کوامداد پہنچائی اوران کی کالونیوں میں جابجا اپنی عارضی مساجد قائم کردی،اوراپنی مساجد کے ائمہ کے ذریعہ قوم کو مالی مدد پہنچائی۔

یہ سب اہل سنت وجماعت کے خاص علاقے ہیں،لیکن جب وہاں ہماری جانب سے امدادی کام نہیں ہورہاتھاتو یقیناً یہ لوگ،دیوبندوں کے قریب چلے جائیں گے،کیوں کہ ان کی مصیبت کے وقت وہ ان کی خبر گیری کررہے تھے۔ان کے ائمہ کے ہاتھوں انہیں غلہ،کپڑا،ودیگر مالی تعاون دیاجارہاتھا۔ایسی عظیم مصیبتوں کے موقع پر جولوگ مدد کرتے ہیں،مصیبت زدہ قوم انہیں کواپنا نجات دہندہ تصور کرتی ہے،اوران علاقوں میں کچھ ایسا ہی ہوا۔ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے۔

(ب) اگر کوئی کام کرنے کوآگے بڑھاتو اس پر ایسی سخت تنقید ہوتی ہے کہ وہ غش کھا کر زمین پر گر پڑتا ہے۔پہلے لوگ کام کرنے والوں کی ٹانگ کھینچتے تھے،لیکن اب تو ٹانگ ہی توڑ دیتے ہیں،تاکہ پاؤں گھسیٹ کر بھی آگے نہ بڑھ سکے۔اگر اس نے کچھ ناجائز کیا تھا تو وہ گنہ گار ہوگا،لیکن ہم اس پرطعن وتشنیع اوراس کی غیبت وچغل خوری کر کے اس سے بھی بدتر ہوئے۔

<u>ہم فعل حرام اورحق العبد میں مبتلا ہوئے،جب تک وہ بندہ معاف نہیں کرتا،رب تعالیٰ بھی معاف نہیں فرمائے گا:</u>

(ج) مشربی تعصب،صوبہ جاتی تفریق،ذات وبرادری کا خودساختہ غروریک لخت چکنا چور کردیں۔

یہ تمام امورغیراسلامی ہیں:

بتان رنگ وخوں کوتوڑ کر ملت میں گم ہوجا — نہ ایرانی رہے باقی نہ تورانی نہ افغانی

مرد خدامست نہ شرقی ہے نہ غربی — گھر میرا نہ دلی ہے نہ صفاہاں نہ سمرقند

(د) مقررین وخطباوائمہ مساجد اپنے موضوع خطاب پر وسیع مطالعہ کولازم فرمالیں۔مقررین کے کمزور استدلال کے سبب مسلمانان ہند رفتہ رفتہ دوسرے خیمے کا رخ کرنے لگے۔عہد ماضی کی جنگوں میں خطبا

وشعراہی فوجیوں کا خون گرماتے اور لشکر پہاڑوں سے ٹکرانے پر آمادہ ہوجاتا۔شکست کے دلدل میں پھنسی ہوئی فوج کو فتح وکامرانی نصیب ہوتی۔جہاں مایوسی تھی،اب وہاں خوشی کے دف اور شادیانے بجائے جا رہے ہیں۔لوگ ایک دوسرے کو مبارک بادیاں دے رہے ہیں:{اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا}(بخاری)

(ہ)شعرائے اسلام کے ترنم نے قوم کے دلوں کو مسحور اور ان کے ذہن ودماغ کو مخمور کردیا،لیکن ان کے ایمان وعقیدے کا تحفظ،عملی ترغیب،غلط کاموں سے تخویف،انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ،عمل صالح کا حوصلہ ودیگر امور حسنہ کا شوق وذوق اسی وقت بیدار ہوگا،جب اشعار میں حسن وزیبائش کے ساتھ ان مفاہیم کو آراستہ کیا گیا ہو۔نظم نگاران،**شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال** کی کلیات کو پیش نظر رکھیں۔

(و)متضاد فتاویٰ کے سبب پیدا شدہ عوامی خلجان کے سد باب کی کوشش کی جائے۔ممکن ہو تو متفقہ فیصلہ جاری فرمائیں۔

(ز)زبان کو شکر آمیز بنائیں،تاکہ شکر رنجی پیدا نہ ہو۔ایک خطیب نے فرمایا:امام احمد رضا علم وفضل کے بدر منیر تھے کہ تمام روشن ستارے ان کے گرد اگرد صف بستہ نظر آتے تھے۔اس کے بعد خطیب ثانی،بلکہ خطیب لاثانی نے فرمایا:امام احمد رضا علم وفضل کے نیر تاباں تھے کہ ان کے جلوہ گر ہوتے ہی تمام ستارے روپوش ہوگئے۔

سوال:کیا خطیب دوم مخبوط الحواس نہیں؟

نتیجہ:رفاہی خدمات سے لاپرواہی،مقررین وشعرا کے عدم تدبر،امامت وخطابت سے لائق وفائق علما کی کنارہ کشی نے بہت نقصان پہنچایا،اور ہمارے باہمی اختلافات کی تشہیر کرکے دیوبندیوں نے بہت سے سنیوں کو ہضم کرلیا۔مفکرین ماحول سازی فرمائیں:

طارق انور مصباحی(کیرلا)

جاری کردہ:03:رمضان المبارک 1441 مطابق 27:اپریل 2020-بروز:دوشنبہ

☆☆☆☆☆

باب دوم

سیاسیات

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

جھارکھنڈ اسمبلی الیکشن:2019

جھارکھنڈ اسمبلی الیکشن 2019 کے لیے بیرسٹر اسدالدین اویسی نے اپنے امیدواروں کو اتارا ہے۔ان امیدواروں کو ووٹ دے کر فتح یاب کیا جائے۔عہد حاضر میں تمام مظلوم طبقات یعنی مسلم ،دلت ،آدی واسی ودیگر پس ماندہ اقوام کے حقوق کی آواز اٹھانے والی پارٹی ’’مجلس‘‘ ہے۔

بعض احباب کا یہ سوال غلط ہے کہ مجلس کے امیدواروں کے سبب بی جے پی کو جیت حاصل ہوتی ہے۔

لوک سبھا الیکشن 2019 میں مجلس ہر جگہ اپنے امیدوار نہیں اتاری تھی ،لیکن بی جے پی کو اکثریت کے ساتھ جیت حاصل ہوئی۔

مجلس کے امیدواروں کو ووٹ دے کر کامیاب بنائیں اور ملک کی جمہوریت کو مضبوط کریں۔

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ:28: نومبر 2019

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

نسل جدید کے نام ایک اہم پیغام

ملک کے سیاسی، سماجی ومعاشی حالات اہل ملک کے سامنے بالکل ظاہر وعیاں ہیں۔ ماضی میں جب انگریزوں نے ملک پر غاصبانہ قبضہ کرلیا تھا تو علمائے اسلام نے ۱۸۵۷ء میں دہلی کی جامع مسجد سے آزادی کی تحریک کا آغاز کیا تھا، اور ۱۹۴۷ء تک تحریک آزادی میں شریک رہے۔ آج بھی ساری قوم علمائے کرام کی طرف امید بھری نگاہوں سے دیکھ رہی ہے۔

حالات کا تقاضا ہے کہ اب علمائے کرام بھی سیاسی امور کی جانب متوجہ ہوں اور دستور ہند کی روشنی میں ملکی حالات میں خیر وفلاح کی راہ تلاش کریں۔ سیاسی حالات سے علمائے کرام کی بے توجہی نے قوم کے اندر بہت مایوسی پیدا کی ہے، لہٰذا قوم کی دستگیری لازم ہے۔

سیاسی قائدین کسی سیاسی پارٹی سے منسلک ہوتے ہیں، وہ پارٹی کی گائیڈ لائن سے انحراف نہیں کرسکتے۔ ایسی صورت میں ان سیاسی قائدین سے بہت زیادہ امیدیں وابستہ کرلینا مناسب نہیں۔

اب سیاسی پارٹیوں کی قید سے آزاد رہنماؤں کو حالات کی خبر گیری لازم ہے۔ علمائے کرام دستور ہند کا مطالعہ کریں۔ سیاسی حالات پر نظر رکھیں اور حالات کے مناسب قوم کی رہنمائی فرمائیں۔ میڈیا کے ذریعہ پھیلائی گئی غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کریں۔

من جانب:

فیضان المصطفیٰ قادری (گھوسی)　　　طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ: 12 دسمبر 2019

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

کیا بھارت میں ہندوؤں کی اکثریت ہے؟

بت پوجنے والوں میں مختلف مذاہب ہیں۔ان میں آپسی اختلافات ہیں۔متعدد مذاہب کے نام بہت مشہور ہیں،جیسے سناتن دھرم،بودھ دھرم،جین دھرم،وغیرہ۔زیادہ تر سناتن دھرمی،شیو اور وشنو کو پوجتے ہیں۔رام کے پجاری بہت کم ہیں۔رام کا خاندان سورج کا پجاری تھا،اسی لیے اس خاندان کو سورج بنسی کہا جاتا تھا۔

شمالی ہند میں رامانند بنارسی (۱۴۰۰ء- ۱۴۷۵ء) بھگتی تحریک کا مشہور نمائندہ تھا۔اس تحریک کے وابستگان میں سے تلسی داس بنارسی (۱۵۳۲ء-۱۶۲۳ء) نے سولہویں صدی میں اکبر بادشاہ (۱۵۴۲ء-۱۶۰۵ء) کے زمانے میں رام کو پوجنے کا نظریہ فروغ دیا۔اکبر بادشاہ کی مدت حکومت ۱۵۵۶ء سے ۱۶۰۵ء تک تھی۔

تلسی داس نے رام چرتر مانس،بروے رماین،رام للا نہچھو،رام یگیا پرشن،رتن راماین،جانکی منگل،ہنومان باہک،گیتاولی،ہنومان چالیسہ،دوہاولی،کرشناولی وغیرہ کتابیں لکھ کر رام بھگتی کو عروج دیا۔رام کے بھائی لکشمن،اس کی بیوی سیتا اور اس کے سپہ سالار ہنومان سے عقیدت پیدا کی۔بابری مسجد تلسی داس کی پیدائش سے قبل ۱۵۲۷ء میں تعمیر ہو چکی تھی۔رام مندر تنازعہ ایک سیاسی چال ہے۔

ہندومت کسی مذہب کا نام نہیں،بلکہ یہ ایک آئیڈیالوجی ہے۔اس کی بنیاد برہمنی نظام پر ہے اور اس کی بنیادی کتاب منوسمرتی ہے۔اسی آئیڈیالوجی کو ہندتو اور منوواد کہا جاتا ہے۔برہمنی نظام کے قیام کے لیے ہندتو آئیڈیالوجی تمام مذاہب کو اپنے اندر سمو لیتی ہے۔حیدرآباد میں 25 دسمبر 2019 کو آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت کا بیان کہ ایک سو تیس کروڑ بھارتی ہندو ہیں۔اس کا مقصد برہمنی نظام کو فروغ دے کر اپنی حکومت قائم کرنا ہے۔عہد ماضی میں ہمارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اوتار بتا کر اسلام کو ہندومت میں ضم کرنے کی سازش ہو چکی ہے،لیکن اسلام کا نظریہ توحید اس انضمام کے لیے آہنی دیوار بن گیا۔

برہمنی نظام میں اصل ذات پات کا نظام ہے،اور اس میں عورتوں کو کوئی مقام حاصل نہیں،اس لیے آزاد بھارت میں ہندتو کی مخالفت ہوتی رہی ہے۔جب ملک کی ایس سی،ایس ٹی،او بی سی قومیں اور عورتیں تعلیم یافتہ ہوتی جا رہی ہیں تو ہندتو اپنی موت مرتا جا رہا ہے،اور دستور ہند نے منوواد پر لگام لگا دی ہے۔

آر ایس ایس نے دستور ہند کو تسلیم نہیں کیا تھا اور منوسمرتی کو دستور بنانے کی سفارش کی تھی۔بھاجپائی حکومت خفیہ طور پر منوسمرتی کے نفاذ کی سازش کر رہی ہے۔

سی اے اے (CAA) کے بعد دنیا کی تاریخ میں پہلی بار بھارت و دیگر ممالک میں لوگ ہندتو کے

خلاف سڑکوں پر اتر کر اعلانیہ مخالفت کررہے ہیں۔ بھارت میں مخالفین کی تعداد 78% بتائی جاتی ہے۔اس کا واضح مفہوم ہے کہ ہندتو نا قابل قبول نظریہ ہے۔ان مظاہروں نے ثابت کر دیا کہ ملک میں ہندو یعنی برہمنی نظام کے طرفدار اکثریت میں نہیں ہیں۔ایس سی ،ایس ٹی اور او بی سی کے قائدین نے اپنے ہندو ہونے کا صریح انکار کیا۔ برہمن قوم اسلام کو ایک زبردست خطرہ بتا کر تمام بت پرستوں کو یکجا کرنے کی سازش کررہی ہے۔

برہمنوں نے تین ہزار سال تک مول نواسیوں پر ظلم وستم ڈھایا، حالاں کہ وہ بھی بت پرست تھے۔اب مول نواسیوں کو سمجھ میں آ چکا ہے کہ جب ظلم کرنا ہوتو ہمیں شودر بنادیا جاتا ہےاور جب اپنی حکومت قائم کرنی ہو تو ہمیں ہندو بنادیا جاتا ہے۔چوں کہ برہمن قوم سناتن دھرم مانتی ہے،اور برہمنوں نے سناتن دھرم میں منوواد اور ہندتو کو داخل کر دیا،اس لیے سناتن دھرم کو ہندو دھرم کہا جانے لگا۔

بھارت میں سناتن دھرمی قلیل تعداد میں ہیں۔آدی واسی (ST) کا دھرم سرنا (سری مت، آدی مت) ہے۔ایس سی (SC) اور او بی سی (OBC) کی اکثریت نے سناتن دھرم سے خود کو الگ کرلیا ہے۔آج یا کل یہ لوگ ڈاکٹر امبیڈکر کو پوجنے لگیں گے۔ ماضی میں سماجی مصلحین کو پوجنے کی روایت بہت مشہور ہے۔گوتم بدھ، مہاویر،گرونانک اور سائی بابا سماجی مصلحین تھے،جنہوں نے برہمنی نظام کا انکار کر کے مساوات کا درس دیا تھا، پھر لوگ اسے اوتار سمجھ کر پوجنے لگے۔

ڈاکٹر امبیڈکر بھی مشہور سیاسی وسماجی ریفارمر ہے۔اس نے بھی برہمن واد کے خلاف مضبوط آواز اٹھائی تھی۔ڈاکٹر امبیڈکر کی عوامی مقبولیت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ڈاکٹر امبیڈکر کا ایک مندر بنتے ہی ایس سی (SC) (اچھوت شودر) اور او بی سی (غیر اچھوت شودر) سناتن دھرم سے بالکل الگ ہوجائیں گے،اور بھارت کا منظر نامہ بدل جائے گا۔

بھارت میں ایس سی ،ایس ٹی اور او بی سی کی مجموعی تعداد 79% ،اور برہمنوں کی تعداد 3.5% بتائی جاتی ہے۔''امبیڈکر مندر'' منوواد کا خاتمہ کر کے ملک اور دستور کو تحفظ فراہم کرے گا۔ یہ کوئی غیبی خبر نہیں، بلکہ بھارت کی تواریخ ماضیہ کی روشنی میں ایک اندازہ ہے۔ جب ''گوڈ سے مندر'' کا نظریہ منظر عام پر آ چکا ہےتو امبیڈکر مندر کا تصور بھی جلد ہی ابھرے گا،اور ہندو راشٹر کا خواب چکنا چور ہوجائے گا۔

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ:05:جنوری2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

ہندوراشٹر: ایسا خواب جس کی کوئی تعبیر نہیں

بھا جپائی حکومت خفیہ طور پر بھارت کو ہندوراشٹر بنانے کی سازش کررہی ہے۔سی اے اے (CAA) کے بعد دنیا کی تاریخ میں پہلی بار بھارت کے اکثر لوگ ہندتو اور منواد کی مخالفت میں سڑکوں پر اتر چکے ہیں۔ بھارت میں مخالفین کی تعداد 78% بتائی جاتی ہے۔اس کا واضح مفہوم ہے کہ ہندتو (منوواد) نا قابل قبول نظریہ ہے۔اسی کے ساتھ ہندوراشٹر کا خواب چکنا چور ہو چکا ہے۔

ہندو کوئی مذہب نہیں۔ برہمنوں نے سازش کے تحت سناتن دھرم کو ہندودھرم کہنا شروع کر دیا۔ بھارت میں سناتن دھرمی بہت کم ہیں۔آدی واسی (ST) کا دھرم سرنا (سری مت،آدی مت) ہے۔

ایس سی (SC) اور او بی سی (OBC) کی اکثریت نے سناتن دھرم سے خود کو الگ کرلیا ہے۔ یہ لوگ ڈاکٹر امبیڈکر کے پیروکار (Followers) بن چکے ہیں۔

ماضی میں سماجی مصلحین کی پیروی کاری اور سناتن دھرم سے جدائی کی روایت بہت مشہور ہے۔

مہاویر (۵۹۹ق م-۵۲۷ق م)، گوتم بدھ (۵۹۹ق م-۵۲۷ق م)، گرونانک (۱۴۶۹ء-۱۵۳۹ء) وغیرہ سناتن دھرم میں جنم پانے والے سماجی مصلحین تھے،جنہوں نے برہمنی نظام کا انکار کر کے مساوات کا درس دیا تھا، پھران کے پیروکار انہیں اپنا قائد سمجھ کر سناتن دھرم سے الگ ہوگئے۔

ڈاکٹر امبیڈکر نے بھی برہمن واد کے خلاف مضبوط آواز اٹھائی تھی،اور سناتن دھرم سے الگ ہوکر بدھ مذہب اختیار کرلیا تھا۔ابھی بھارت میں ایس سی اور او بی سی کی اکثریت ڈاکٹر امبیڈکر کے پیروکار ہیں۔اب یہ لوگ اپنے ہندو ہونے کا صریح انکار کرنے لگے ہیں۔ بھارت میں ایس سی،ایس ٹی اور او بی سی کی مجموعی تعداد 79%،اور برہمنوں کی تعداد 3.5% بتائی جاتی ہے۔

بام سیف (BAMCEF) کے چیف وامن میشرام نے پچاسوں بار کہا ہے کہ ایس سی،ایس ٹی اور او بی سی ہندو نہیں ہیں۔وامن میشرام نے کہا کہ تین مذہب کی بنیاد پیدائش پر ہے:

یہودی،ہندو اور پارسی۔جو یہودی ماں باپ سے پیدا ہوگا،وہی یہودی ہوگا۔کوئی دوسرا یہودی نہیں ہوسکتا۔اسی طرح جو برہمن (آرین) کے یہاں پیدا ہوگا،وہی ہندو ہوگا۔کوئی غیر برہمن (غیر آرین) ہندو نہیں ہوسکتا۔

وامن میشرام نے کہا کہ دس سال کے اندر ہماری تحریک (BAMCEF) آرایس ایس سے بڑی

تحریک ہوجائے گی۔

یہ سوال کہ شودروں کا مذہب کیا ہے؟

جواب یہ ہے کہ آج تک برہمنی نظام ان شودروں کو ادھرمی (لا مذہب) کہتا ہے، اسی لیے ان کو مندر میں داخل ہونے یا پجاری بننے کی اجازت نہیں۔ ہاں، مندروں میں یہ چڑھاوا دے سکتے ہیں، کیوں کہ اس میں برہمنوں کا فائدہ ہے۔

جب آریوں نے بھارت میں اپنی حکومت قائم کر کے مول نواسیوں کو شودر قرار دیا اور ان پر ظلم وستم کرنا شروع کیا تو بہت سے مول نواسی جنگلوں کی طرف بھاگ گئے، وہ لوگ آدی واسی کہلائے۔ بہت سے شودروں نے برہمنوں کی غلامی قبول نہیں کی تو تذلیل وتحقیر کے لیے ان کو اچھوت قرار دیا گیا۔

بہت سے شودروں نے غلامی قبول کر لی اور ان کے لیے کھیتی باڑی کرنے لگے۔ یہ لوگ او بی سی ہیں۔

آدی واسیوں (ST) نے اپنا ایک دھرم بنالیا اور اچھوت (SC) اور او بی سی (OBC) کو برہمنوں نے ادھرمی (لا مذہب) قرار دیا۔ اب یہ لوگ خود کو ''امبیڈکر وادی'' کہتے ہیں۔

برطانوی حکومت میں ہندوستان کے مملکتی سکریٹری (Secretary of State for India) جان مورلی (John Morley) (۱۸۳۸ء-۱۹۲۳ء) نے 20: جولائی 1906 کو عوامی ہاؤس (House of Commons) میں اپنی بجٹ تقریر میں اشارہ دیا کہ حکومت کچھ اصلاحات (Reforms) کرنا چاہتی ہے اور انڈین لیجسلیٹو کونسل (Indian Legislative Council) میں اہل ہند کے نمائندوں (Representatives) کو شریک کرنا چاہتی ہے۔

چوں کہ برطانیہ کے طرز پر بھارت میں بھی نمائندوں کا انتخاب براہ راست ووٹنگ کے ذریعہ ہونا تھا، اور مسلمانوں کی تعداد کم اور برہمن قوم چالباز اور سیاست پر قابض تھی، اس لیے سلطان محمد شاہ آغا خاں سوم (۱۸۷۷ء-۱۹۵۷ء) کی قیادت میں 35: مسلم ممتاز لیڈروں کا وفد گورنر جنرل آف انڈیا منٹو دوم (Minto II) (۱۸۴۵ء-۱۹۱۴ء) کو شملہ (ہماچل پردیش) میں 01: اکتوبر 1906 کو میمورنڈم پیش کیا اور مسلمانوں کے لیے جداگانہ انتخاب (Separate Electorate) کا مطالبہ کیا، جو منظور ہوا۔

اس کے بعد 30: دسمبر 1906 کو ڈھاکہ (بنگلہ دیش) میں مسلمانوں نے ایک سیاسی پارٹی ''آل انڈیا مسلم لیگ'' قائم کی، تاکہ قوم مسلم کی سیاسی نمائندگی کی جائے۔

برہمنوں کو خوف ہوا کہ کہیں دیگر مذاہب کے لوگ بھی اسی طرح جداگانہ انتخاب کی منظوری کرالیں تو ہم سناتن دھرمیوں کا بیڑا غرق ہوجائے گا۔ سناتن دھرمی صرف آرین لوگ تھے، جو قلیل التعداد تھے۔

اب برہمنوں نے محض اپنا ووٹ بڑھانے اور اپنے نمائندوں کو کامیاب کرنے کے واسطے مسلمانوں اور عیسائیوں کو چھوڑ کر سناتن دھرمیوں، جینیوں، بودھوں، سکھوں، آدی واسیوں اور شودروں کو ہندو بنا دیا، اور 1909 میں پنجاب ہندو سبھا اور 1915 میں آل انڈیا ہندو مہا سبھا قائم کیا۔ 1885 میں کانگریس پارٹی کا قیام ہو چکا تھا، لیکن یہ سبھوں کے لیے مشترکہ پلیٹ فارم تھی۔

برہمنی نظام میں تمام شودر ناپاک ہیں۔ ووٹ کے لیے شودروں کو سیاسی ہندو بنا دیا گیا۔ یہ مذہبی ہندو نہیں۔ آج بھی برہمنی نظام میں شودروں کو ادھرمی (لامذہب) تسلیم کیا جاتا ہے، اور سیاسی طور پر ان کو ہند و کہا جاتا ہے۔ ڈاکٹر امبیڈکر (۱۸۹۱ء-۱۹۵۶ء) نے برہمنوں کی اس چال کو سمجھ لیا اور لندن کی پہلی اور دوسری گول میز کانفرنس 1930 & 1931 میں شودروں کے لیے جداگانہ انتخاب کی وکالت کی۔

گول میز کانفرنس دوم میں گاندھی جی نے اس کی مخالفت کی، لیکن برطانیہ نے 17: اگست 1932 منظوری دے دی۔ گاندھی جی نے مرن برت رکھ کر امبیڈکر کو مشترکہ انتخاب (Joint Electorate) پر راضی کر لیا اور دلتوں اور آدی واسیوں کے لیے 24: ستمبر 1932 کو ریزرویشن کا معاہدہ کیا۔ اس کو پونہ پیکٹ (Poona Pact) کہا جاتا ہے۔ پونہ پیکٹ نے مول نواسی اقوام کے سارے مقاصد کو تہس نہس کر دیا اور برہمن واد کے خاکہ میں روح ڈال دی۔ پونہ پیکٹ نہ ہوتا تو برہمن واد آزادی ہند سے قبل دفن ہو جاتا۔

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ: 10: جنوری 2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

بھیم آرمی کومبارک بادی

سوشل میڈیا کے ذریعہ معلوم ہوا کہ بھیم آرمی کے چیف چندر شیکھر آزاد نے ایک سیاسی پارٹی تشکیل دینے کا عزم کیا ہے۔15:مارچ 2020 کودہلی میں اس جدید پارٹی کا اعلان کیا جائے گا۔

چندر شیکھر آزاد نے بتایا کہ بھیم آرمی ہرقوم کواس کی آبادی کے تناسب سے حصہ دے گی،چوں کہ آزاد بھارت کی بہتر سالہ تاریخ میں آج تک کسی سیاسی پارٹی نے ایسی دریا دلی اورانصاف پرستی کا مظاہرہ نہیں کیا،اس لیے میں اپنی جانب سے بھیم آرمی کوپیشگی مبارک بادی پیش کرتا ہوں،اورامید کرتا ہوں کہ بھیم آرمی اپنے وعدہ پرقائم رہے گی۔

نیک خواہشات کے ساتھ

طارق انور مصباحی(کیرلا)

جاری کردہ:12:مارچ2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

بھیم آرمی سے سیاسی اتحاد

بھیم آرمی نے آج دہلی میں نیو پولیٹیکل پارٹی ''آزادسماج پارٹی''(ASP) کی تشکیل کردی ہے، اور ہرقوم کو آبادی کے تناسب سے حصہ داری کی بات دہرائی ہے۔اگر محنت کی جائے تو چند ماہ میں ملک بھر میں تبدیلی محسوس ہونے کا امکان ہے۔ بھارتی مسلمان اپنی جان، مال،عزت وعصمت کی حفاظت کے واسطے بھیم آرمی سے سیاسی اتحاد کرلیں۔

عبادت کے ساتھ حکمت عملی بھی اختیار کریں۔ بوقت ضرورت دیگر اہل مذاہب سے بقدرضرورت اتحاد کی اجازت ہے۔ یہ اتحاد سیاسی امور تک ہی محدود ور ہے۔اس اتحاد کا مذہبی امور سے کچھ بھی تعلق نہ ہو، نہ ہی مخلوط مجلس میں مذہبی امور انجام دیئے جائیں۔

ارشادربانی ہے:{لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْھُمْ تُقٰۃً وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ}(سورہ آل عمران: آیت ۲۸)

بھارت میں انگریزوں نے ہندومسلم اختلاف کی بنیاد ڈالی، 1947 میں انگریز چلے گئے،لیکن اختلاف مستحکم ہوتا گیا۔ بھارتی مسلمان اپنی جان، مال،عزت وعصمت کی حفاظت کے واسطے مول نواسی اقوام (بھارت کے اصل باشندگان) کی سماجی وسیاسی تحریکوں سے سیاسی اتحاد کرلیں۔

یہ اتحاد سیاسی امور تک ہی محدود ور ہے۔اس اتحاد کا مذہبی امور سے کچھ بھی تعلق نہ ہو، نہ ہی مخلوط مجلس میں مذہبی امور انجام دیئے جائیں۔عبادت کے ساتھ حکمت عملی بھی اختیار کریں۔ بوقت ضرورت دیگر اہل مذاہب سے بقدرضرورت سیاسی اتحاد کی اجازت ہے۔

آیت منقوشہ بالا میں((اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْھُمْ تُقٰۃً)) سے یہ پیغام دیا گیا ہے کہ اگر غیر مسلمین سے جان ومال،عزت وآبرو کا خوف ہوتو بقدرضرورت ان سے ربط وتعلق کی اجازت ہے۔ یہ بات جگ ظاہر ہے کہ بھارتی مسلمانوں کو یہاں کی غیر مسلم اقوام سے 1857 میں سلطنت مغلیہ کے خاتمے کے بعد سے ہی اپنی جان ومال اورعزت وعصمت کا خطرہ رہا ہے۔اب اگر کوئی ہماری مدد کرنا چاہتا ہے تو ہمیں اپنے مذہبی تشخص کے تحفظ کے ساتھ اس کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہئے۔

حکمت وتدبیر سے منہ موڑنا بھارتی مسلمانوں کے لیے نقصان دہ ہے۔شخصی مفاد کی بجائے قومی

مفادات کالحاظ کیا جائے!!!

{وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ}(سورہ شوریٰ: آیت ۳۰)

ترجمہ: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی، وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔(کنزالایمان)

منقوشہ بالا آیت مقدسہ میں خاص کر عبادت کا بیان نہیں کہ محض ترک عبادت کے سبب مصیبتیں آتی ہیں۔ترک عبادت، معصیت، ترک حکمت اور کبھی بطور آزمائش بھی مصیبت آتی ہے۔

متعدد وجوہات کے سبب مصیبتیں آنے کا ذکر قرآن مجید واحادیث مقدسہ میں ہے۔

(۱)ترک عبادت:

دخول بیت المقدس کے وقت ترک سجدہ وترک توبہ کے سبب یہودیوں پر مصیبت آئی۔اس کا ذکر سورہ بقرہ(آیت:۵۸،۵۹)میں ہے۔ان پر عذاب طاعون آیا،اور ایک ساعت میں چوبیس ہزار ہلاک ہو گئے۔

(۲)معصیت:(شہر اَیلہ کے ستر ہزار)یہودی سنیچر کے دن مچھلیوں کے شکار کے سبب بندر بنا دیئے گئے۔ اس دن شکار کی ممانعت تھی۔اس کا ذکر سورہ بقرہ(آیت ۶۵،۶۶)میں ہے۔یہ لوگ سنیچر کے دن دریا کے کنارے گڈھوں میں مچھلیاں جمع کرتے اور اتوار کو نکال لیتے۔

(۳)ترک حکمت:غزوۂ احد میں مسلمانوں پر مصیبت آئی،اور جیتی ہوئی جنگ ہاتھ سے نکل گئی۔

یقیناً صحابہ کرام عبادت گزار تھے،لیکن ترک حکمت کے سبب اس مصیبت میں مبتلا ہونا پڑا۔

اس کا ذکر سورہ آل عمران(آیت:۱۵۲تا۱۵۵-۱۶۵،۱۶۶)میں ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچاس تیر انداز صحابہ کرام کو درہ میں بٹھایا تھا،لیکن اپنی فتح دیکھ کر چند کے علاوہ دیگر تمام تیر انداز بلا اجازت وہاں سے چلے آئے،پھر مشرکین مکہ اسی درہ سے داخل ہو کر عقب سے مسلمانوں پر حملہ آور ہو گئے،اور سامنے سے لشکر کفار کا دوسرا حصہ حملہ کر دیا۔اب دونوں جانب سے مسلمانوں پر حملے ہونے لگے۔ترک حکمت کے سبب اپنی فتح کے بعد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

(۴)آزمائش:مختلف قسم کی جانی ومالی مصیبت آزمائش کے طور پر آتی ہے۔ارشاد الٰہی ہے:

{وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ}(سورہ بقرہ: آیت ۱۵۵)

تدابیر: جب ترک عبادت کے سبب مصیبت آئے تو عبادت کی جائے۔معصیت کے سبب مصیبت آئے تو طاعت اختیار کی جائے۔

ترک حکمت کے سبب مصیبت آئے تو حکمت وتدبیر اختیار کی جائے ۔ آزمائش کے طور پر مصیبت آئے تو صبر اختیار کیا جائے ۔

تقدیر الٰہی کا عذر کر کے تدبیر سے منہ موڑ لینا عجب بات ہے۔ اولاً ہمیں معلوم ہی نہیں کہ تقدیر میں کیا لکھا ہے۔ اہم بات یہ کہ تقدیر کی بھی تین قسمیں ہیں: (۱) قضائے مبرم (۲) قضائے شبہ مبرم (۳) قضائے معلق ۔

قضائے مبرم میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی ۔ قضائے شبہ مبرم اکابر اولیائے کرام کی دعاؤں سے بدل جاتی ہے اور قضائے معلق بندوں کے اچھے برے اعمال کے سبب، اولیائے کرام کی دعا و دیگر امور کی بنا پر بدل جاتی ہے، پھر تقدیر کے تمام حصے کو قضائے مبرم سمجھ لینا بالکل غلط ہے۔

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ:15: مارچ2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

جذبات ابھارو=سرکار بناؤ

بھارت میں بی جے پی نے اکثریتی طبقہ کے مذہبی جذبات کو برانگیختہ کر کے حکومت پر قبضہ کرنے کی سیاست اپنائی۔اس طریق کار سے بھاجپا کو وقتی کامیابی ضرور ملی،لیکن ملک میں نفرت وعداوت کا ماحول گرم ہوا۔قتل وقتال،ماب لنچنگ اور فرقہ وارانہ فسادات تک کی نوبت آئی۔بھارتیوں کا معاشی،اقتصادی،تعلیمی یا کسی طرح کا فائدہ نہ ہوا،بلکہ اقتصادی طور پر ملک انتہائی خستہ حالت میں آچکا ہے:

اگر مذہبی جذبات کی جگہ قومی خدمات کی راہ اختیار کی جاتی تو بھی کامیابی کی امید تھی،جیسے لوک سبھا الیکشن:2014 میں بھاجپا فلاح وبہبود اور ملکی ترقی کا نعرہ لگا کر الیکشن میں اتری اور کامیاب ہوئی۔

صالح افکار ونظریات کو ایک زندگی نصیب ہوتی ہے،جب کہ جذبات کے سہارے طویل مدت تک کسی ملک پر حکمرانی کا خواب ایک سیاسی غلطی ہے۔کسی بھی مذہب کے لوگ ہوں،وہ امن وسکون کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔بہت کم ہی لوگ فتنہ پروری کو مشغلہ بناتے ہیں۔فرقہ وارانہ فسادات میں جن ہندوؤں کے بیٹے،بھائی،باپ وغیرہ کی موت ہوتی ہے،کیا وہ کبھی ان فسادات کی تائید کر سکتے ہیں؟ہرگز نہیں۔ان کے دل کی آواز سنیں،وہ کیا کہتے ہیں۔اچھا تو وہ ہے جس کا کوئی مرا نہیں۔

ذیل میں بی جے پی کی تاریخ ماضی رقم کی جاتی ہے کہ کس طرح قومی جذبات کو برانگیختہ کر کے اور اکثریتی طبقہ کو ورغلا کر بھاجپا نے اقتدار کی منزلیں طے کی ہیں۔دراصل آرین اقوام کی ذہنیت ہی ایسی ہے۔یہ لوگ قومی بھلائی پر اپنی بھلائی کو ترجیح دیتے ہیں۔

اب بھارت کی مول نواسی اقوام(اصل باشندگان)حقائق سے آشنا ہونے لگی ہیں اور رفتہ رفتہ بی جے پی کا دائرہ سمٹتا جا رہا ہے۔زوال کے بعد بھاجپا کے عروج کی امید نظر نہیں آتی،کیوں کہ مذہبی جذبات کی بنیاد پر وہ مول نواسی اقوام کو ورغلا دیتی تھی۔اب یہ لوگ تعلیم یافتہ اور باشعور ہوتے جا رہے ہیں۔

کمنڈل بنام منڈل

سابق بھارتی وزیر اعظم:وی پی سنگھ(۱۹۳۱ء-۲۰۰۸ء)کی جنتا دل پارٹی نے لوک سبھا الیکشن:1989 میں143:سیٹ حاصل کی۔جنتا دل نے دیگر پارٹیوں کے ساتھ مل کر حکومت سازی کی۔

وی پی سنگھ نے منڈل کمیشن کی سفارش پر او بی سی(OBC)کے لیے07:اگست 1990 کو27:فی صد ریزرویشن حکومتی ملازمتوں میں دیا۔بھاجپا نے او بی سی کو رام جنم بھومی کے نام پر اپنی طرف کھینچ لیا۔اسی کو

''کمنڈل بنام منڈل'' کہا جاتا ہے۔

وی پی سنگھ نے او بی سی کے لیے 27: فی صد ریزرویشن دیا، لیکن ایل کے اڈوانی نے بابری مسجد کے نام پر او بی سی کو بی جے پی کے ساتھ کر لیا، کیوں کہ اس وقت او بی سی میں تعلیم کم تھی۔

ریزرویشن کے سبب او بی سی کی اقتصادی حالت درست ہو سکتی تھی، لیکن اقتصادی پروگرام پر مذہبی نعرہ غالب آیا اور او بی سی کے لوگ بی جے پی کی طرف چلے گئے۔

اگلے لوک سبھا الیکشن: 1991 میں بھاجپا کو 120: سیٹ اور وی پی سنگھ (جنتا دل) کو صرف 59: سیٹ مل سکی۔ جب کہ 1989 کے لوک سبھا الیکشن میں وی پی سنگھ (جنتا دل) کو 143: سیٹ ملی تھی اور بھاجپا کو رام مندر کے نام پر پہلی بار 85: سیٹ ملی تھی۔ 1989 میں وی پی سنگھ نے حکومت بنائی تھی۔

او بی سی کو ریزرویشن دینے کے باوجود 1991 کے لوک سبھا الیکشن میں جنتا دل ہار گئی۔ او بی سی (OBC) کو جنتا دل کے ساتھ آنا چاہئے تھا، لیکن اڈوانی نے دھرم کے نام پر او بی سی کو اچک لیا تھا۔

منوواد کا ہزاروں سالہ قدیم طریقہ ہے کہ وہ اپنے مخالفین کو آپس میں لڑا کر تباہ کر دیتا ہے، یا مخالفین کو ظلم و جبر سے یا مخالف قائد کو بھگوان یا بھگوان کا اوتار بتا کر اپنے اندر ضم کر لیتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے طریقے ہیں۔ اڈوانی نے مذہبی جذبات بھڑکا کر او بی سی کو اپنے ساتھ کر لیا تھا۔ اب یہ ہتھیار بیکار ہوتا جا رہا ہے۔

مہاراشٹر اسمبلی الیکشن: اکتوبر 2019 میں بھاجپائیوں نے خوب شور مچایا کہ ہم نے کشمیر سے دفعہ: 370 ہٹا دیا، مراٹھیوں نے اس دفعہ بھاجپائیوں کو ہٹا دیا۔

جھارکھنڈ اسمبلی الیکشن: نومبر و دسمبر 2019 میں بی جے پی نے نعرہ لگایا کہ اب آسمان چومتا رام مندر بنے گا، اہل جھارکھنڈ نے بی جے پی کو زمین چاٹنے پر مجبور کر دیا۔

دہلی اسمبلی الیکشن: فروری 2020 میں بھاجپا نے شاہین باغ کا نعرہ دیا، باشندگان دہلی نے بھاجپا کو آرام باغ بھیج دیا، لیکن ارباب تعصب کی دہشت گردانہ فطرت کو وہاں چین نہ ملا تو فروری: 2020 میں دہلی کو آگ اور خون میں نہلا دیا۔

5: اگست 2019 کو دفعہ: 370 کی منسوخی کے بعد کشمیر کو مسلسل قید و بند میں رکھا گیا، اللہ کی قدرت کہ کورونا وائرس کے سبب ساری دنیا کو خود سے اپنے گھروں میں قید ہونا پڑا۔ دنیا ہلاکت سے دو چار اور دہشت میں مبتلا ہوئی:: م / خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ: 23: اپریل 2020

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

بدمذہبوں سے سیاسی اتحاد: کرو-نا!!!

دیوبندیوں کی عادت ہے کہ جب ان سے سیاسی اتحاد کی بات کی جائے تو وہ اشخاص اربعہ کی تکفیر کا مسئلہ اٹھاتے ہیں اور اسے کالعدم کرنے کے واسطے زور لگاتے ہیں۔تکفیر کسی جماعت یا طبقہ کی جانب سے نہیں ہوتی، بلکہ خود اسلام ایسے لوگوں کو اپنے دائرہ سے خارج کر دیتا ہے۔

علمائے اسلام اس حکم شرعی کا محض اظہار کرتے ہیں۔ہمارے اختیار میں کچھ بھی نہیں۔ہم خداوند قدوس کے محکوم بندے ہیں۔دین ومذہب کا جو حکم ہوگا،اس پر ہمارا عمل ہوگا۔نہ ہم کسی کو مذہب میں داخل کر سکتے ہیں، نہ خارج۔وہ لوگ تعظیم مصطفوی پر مستحکم کیوں نہیں ہوتے؟

<u>بدمذہبوں اور دیوبندیوں سے سیاسی اتحاد میں یہ قوی اندیشہ ہے کہ بہت سے احباب اہل سنت اعتقادی طور پر مذبذب ہوجائیں:</u>

بدمذہبوں سے سیاسی اتحاد میں یہ خطرہ بھی ہے کہ وہ لوگ سنی عوام کو اپنی جانب راغب کرنے کی کوشش کریں گے۔ندوہ کی تحریک اتحاد، وحدت مسالک تک جا پہنچی۔وہاں بھی تمام کلمہ گو کا سیاسی اتحاد مقصود تھا۔دیوبندیوں وبدمذہبوں کی اس فطرت کے سبب سیاسی اتحاد بھی مضر ہے۔بھارت میں دیابنہ ہم سے افراد و تعداد میں کم ہیں،لیکن بہت سے صحیح العقیدہ سنیوں کو وہ لوگ نماز وتبلیغ کے نام پر اپنے ساتھ کر چکے ہیں۔

<u>دعوت اسلامی (ہند) کے ذمہ داروں سے عرض ہے کہ اپنا دائرۂ کار وسیع کریں۔بالفرض اگر کسی مسجد میں منع کیا جائے تو وہاں نہ جائیں:</u>

موجودہ کشمکش کی صورت میں یہی راہ کچھ محفوظ نظر آتی ہے کہ مول نواسی اقوام کے ساتھ اتحاد کیا جائے۔

ان کی تعداد بھی بھارت میں 79% بتائی جاتی ہے۔مول نواسی اقوام کی ملک گیر تحریکوں مثلاً بام سیف، بھیم آرمی وغیرہ سے تعلقات مضبوط کیے جائیں۔

اس میں مذہبی طور پر محفوظ رہنے کی قوی امید نظر آتی ہے، کیوں کہ مول نواسی اقوام کا تعلیم یافتہ طبقہ اب خود ہی سناتن دھرم سے جدا ہو چکا ہے اور وہ کسی دوسرے مذہب سے بھی منسلک نہیں۔کچھ لوگ بدھشٹ ہوگئے، کیوں کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے بدھ دھرم اختیار کرلیا تھا۔

یہ لوگ مشترکہ مجلسوں میں کوئی مذہبی کام بھی انجام نہیں دیتے۔یہ سیاسی اتحاد اتنا قوی ہو کہ یہ لوگ ہمارے ملی مسائل میں بھی آواز اٹھا سکیں، جیسا کہ بابری مسجد فیصلے پر سبھوں نے ریویو پٹیشن فائل کیا تھا، پھر ان

شاء اللہ تعالیٰ ہمیں امن وامان میسر ہوگا اور مخالفین کو ذلت وخسران۔

اگر بد مذہب جماعتیں بھی ان تحریکوں سے منسلک ہوتی ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں، کیوں کہ براہ راست ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ ہاں، یہ ایک خطرہ ہے کہ کبھی بد مذہبوں سے آمنا سامنا ہوسکتا ہے اور ایک مجلس میں بیٹھ کر باہمی مشورہ کی ضرورت درپیش ہوسکتی ہے، پھر وہی کریں کہ اگر سلام بھی کرنا ہو تو فرشتوں کو سلام کی نیت کریں۔ امام احمد رضا قادری قدس سرہ العزیز کا فتویٰ مندرجہ ذیل ہے:

مسئلہ۹۰: غیر مقلد یا رافضی اہل سنت کو سلام کرے تو اس کا جواب دے یا نہیں؟ اور اگر دے تو کس طریقہ سے جواب دینے کا حکم ہے؟

الجواب: اگر خوف فتنہ نہ ہو، جواب کی اصلاً حاجت نہیں۔ ولا یقاسون علی ذمی، بل ولا حربی لان حکم المرتد اشد- اور خوف ہو تو صرف ''وعلیک'' کہے۔ درمختار میں ہے:

لوسلم یہودی اونصرانی اومجوسی علی مسلم فلا باس بالرد، ولکن لا یزید علی قولہ ''وعلیک'' کما فی الخانیۃ۔

اب ایک صورت یہ رہی کہ اس قدر پر اقتصار میں بھی خوف صحیح ہو، یا معاذ اللہ کسی مسلمان کو انہیں ابتدائے سلام کی ضرورت ومجبوری شرعی ہو تو کیا کرے۔

اقول: پورا سلام کہے اور چاہے تو ''ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' بھی بڑھائے، اور اصلاً مضائقہ شرعیہ نہ آئے، اس کی کیا صورت ہے۔ یہ کہ ہر شخص کے ساتھ اگرچہ کافر ہو، کراماً کاتبین اور کچھ ملائکہ حافظین ہوتے ہیں:

قال تعالیٰ: (کلا بل تکذبون بالدین وان علیکم لحفظین کراما کاتبین)

قال: (ولہ معقبت من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللّٰہ)

اپنے جواب یا سلام میں ان ملائکہ پر سلام کی نیت کرے: والسلام: واللہ تعالیٰ اعلم''۔

(فتاویٰ افریقہ ص۱۴۳،۱۴۴- مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد پاکستان)

اگر صرف مسلمانوں کا اتحاد ہوتا ہے تو بھاجپا، مسلم اتحاد کا پروپیگنڈہ کر کے تمام ہندوؤں کو متحد کرلے گی، اس لیے موجودہ صورت حال میں تمام مظلوموں کا اتحاد ہونا چاہئے۔ مسلمان بھی مظلوم ہیں اور مول نواسی بھی مظلوم۔ مسلمانوں کی تعداد کم ہے، مظلوموں کی تعداد زیادہ!!!

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ: 24: اپریل 2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

میڈیا بجواب میڈیا عارضی حل: مستقل حل کیا؟

بھارتی میڈیا اسلام واہل اسلام کے خلاف مسلسل نفرت پھیلا رہا ہے، بلکہ مسلمانوں کے خلاف بولنا ایک فیشن بن چکا ہے۔ہم ایک سوال کا جواب دیں گے، جب تک چار سوال سماج میں گشت کرر ہے ہوں گے۔

چوں کہ ہمارے پاس وسائل کی کمی ہے، اس لیے ہمارا جواب ان تمام تک نہیں پہنچ سکتا، جن لوگوں تک نفرت بھرا سوال جا چکا ہے۔اس کے سدباب کے واسطے بعض دانشوروں نے میڈیا بجواب میڈیا کی ترکیب اپنائی ہے۔ یہ بہت ضروری وقابل ستائش ہے،ہمیں اس کا ساتھ دینا چاہئے۔

الناس علیٰ دین ملوکہم

میڈیا بجواب میڈیا مستقل حل نہیں۔میڈیا خود حکومت کے کنٹرول میں ہوتا ہے،لہٰذا ''کنٹرولر'' پر قبضہ کیا جائے:

خود کو سیکولر ثابت کرنے کے لیے بعض مسلمان بھی اسلام واہل اسلام کے خلاف زہر افشانی کرتے ہیں۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے سربرآوردہ لوگ جیسا کرتے ہیں، دوسرے لوگ بھی ویسا ہی کرنے لگتے ہیں۔ بہت مشہور مقولہ ہے: ((الناس علیٰ دین ملوکہم))اہل میڈیا بھی ارباب حکومت کی خوشنودی حاصل کرنے کے واسطے ان کی بولی بولنے لگتے ہیں۔ یہاں بنیادی امر حکومت واقتدار ہے۔ان بلاؤں سے نجات کا طریقہ یہی ہے کہ حکومت میں ایسے لوگوں کو لایا جائے جو ملکی وریاستی نظام کو صحیح رکھ سکے۔

معاملہ محض نفرت تک محدود نہیں۔فرقہ وارانہ فسادات،قتل وغارت گری، ماب لنچنگ،عورتوں کی عصمت دری، حکومتی ملازمتوں سے بے دخلی، حکومتی شعبہ جات میں مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک وغیرہ۔

ملک کو حکومت چلاتی ہے۔ملک کے تمام شعبہ جات پر حکومت کا کنٹرول ہوتا ہے۔

اگر اہل حکومت ہی آپ کے خلاف ہوں تو اس ملک کا ہر ایک ذرہ آپ کے خلاف ہوگا۔

نصرت خداوندی ہر وقت آپ کے ساتھ ہے، لیکن آپ تجاہل عارفانہ میں مبتلا ہیں۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو سب سے بڑی قوت عطا فرمائی ہے، وہ عقل ہے۔

آپ اس عظیم قوت کا استعمال کریں، پھر ان شاء اللہ تعالیٰ ہر ذرہ آپ کا تابع فرمان ہوگا۔

جو آپ کو دیکھ کر منہ پھیر لیتا تھا، وہ آپ کی قدم بوسی کرتا نظر آئے گا۔

راہوں میں کانٹے بچھانے والے پھول برسائیں گے:

آر ایس ایس نے نوے سال محنت وجفاکشی کی، تب مرکزی حکومت پر قابض ہوئی۔ابھی کورونا وائرس

دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ساری دنیا اس سے بچنے کی تدبیر کر رہی ہے،لیکن جس کو یہ بیماری لگ جائے ،اس کو بیماری سے بچنے کی تدبیر نہیں کرنا ہے، بلکہ بیماری کا علاج کرنا ہے۔

مسلمانوں کا میڈیا ہاؤس قائم کرنا بیماری سے بچانے کی تدبیر ہے،لیکن اسلاموفوبیا انگریزوں کے عہد سے ہی ملک بھر میں پھیلا ہوا ہے۔مریضوں کی تعداد بھی بے شمار ہے۔ان کا علاج ہونا چاہئے۔علاج یہی ہے کہ مرکزی وریاستی حکومتوں پر ایسے لوگ برسراقتدار ہوں،جوان مریضوں کا علاج کر سکیں۔ان کا علاج ڈاکٹر نہیں کرسکتا، بلکہ حکومت کرسکتی ہے۔

برہمنوں کی اکثریت خود بیمار ہے،وہ علاج نہیں کرسکتے۔ہر ریاست اور مرکز میں غیر برہمنی پارٹیوں کو اقتدار میں لانا ہوگا،تب ماحول کی ابتری سے نجات حاصل ہوگی۔اس مقصد کو پانے کے واسطے مشقت وجاں فشانی کرنی ہوگی،نیز ان پارٹیوں میں شریک ودخیل رہنا ہوگا،ورنہ گداگر کو اتنا ہی ملتا ہے، جتنا گدانواز چاہتا ہے۔آپ کے لیے مستقل نصرت خداوندی ''عقل'' ہے۔اس کا استعمال کریں۔بھارت میں مسلم پارٹی بھی برسراقتدار آسکتی ہے،لیکن اس کے لیے انتہائی دانشور لیڈر چاہئے۔

<u>بھیم آرمی نے سیاسی پارٹی بنائی ہے۔مسلم نوجوان اس کی رکنیت حاصل کریں اورلیڈرشپ کی پریکٹس کریں:</u>

چندر شیکھر آزاد نے ہر قوم کواس کی آبادی کے تناسب سے حصہ داری کی بات کی ہے۔

دیگر پارٹیوں میں چند مسلمانوں کواس لیے شریک کیا جاتا ہے،تا کہ مسلم ووٹ بینک محفوظ رہے۔

آزاد بھارت میں آج تک کسی نے حصہ داری کی بات نہیں کی تھی۔بھیم آرمی کی آواز پہلی آواز ہے:

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ:27:اپریل2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

برہمن راشٹر بنانے بابر کو دعوت

برہمنوں نے بھارت کی مسلم بادشاہتوں کو نیست ونابود کرنے کے واسطے ہمیشہ اندرون خانہ سازشیں کی ہیں ۔لودھی سلطنت کو ختم کرنے کے واسطے چتوڑ کے راجپوت راجہ رانا سنگا نے بابر کو بلایا۔اس نے سمجھا کہ تیمور لنگ (۱۳۳۶ء-۱۴۰۵ء) کی طرح بابر بھی مال غنیمت لے کر واپس چلا جائے گا، پھر ہمارا راج ہوگا۔تیمور لنگ نے بھارت پر حملہ 1398 میں کیا تھا۔اس وقت دہلی میں تغلق حکومت تھی اور شاہ نصیر الدین محمود تغلق بادشاہ تھا۔

رانا سنگا نے ظہیر الدین بابر (۱۴۸۳ء-۱۵۳۰ء) حاکم کابل کو یقین دلایا کہ بھارت کا ہر راجپوت بچہ بابر کے ساتھ ہوگا۔ برہمنوں کا خیال تھا کہ بابر لودھی سلطنت کو نیست ونابود کر کے واپس چلا جائے گا اور بھارت پر ہمارا قبضہ ہوجائے گا ،اور بھارت برہمن راشٹر بن جائے گا،لیکن بابر نے لودھی سلطنت کو ختم کر کے اپنی حکومت قائم کرلی۔

اب رانا سنگا بابر سے مایوس ہوگیا اور اس کے مقابلہ پر اتر آیا۔رانا سنگا نے تمام راجپوت راجاؤں کو اپنے ساتھ ملالیا۔رانا سنگا اور بابر کی فوج میں سیکری کے پاس مقابلہ ہوا۔رانا سنگا شکست کھا کر میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوا۔933 مطابق 1526 میں یہ جنگ ہوئی تھی۔

اس کے بعد بابر نے باغیوں کی سرکوبی کے لیے مختلف جنگیں کیں اور مغلیہ سلطنت قوی ومضبوط ہوگئی ۔یہ بھی سچ ہے کہ اس عہد سے لے کر 1857 میں مغلیہ سلطنت کے خاتمے تک برہمنوں اور راج پوتوں نے سلطنت مغلیہ کو نیست ونابود کرنے کی مسلسل کوششیں کیں ،جیسے عہد حاضر میں بھارت سے مسلمانوں کا نام ونشان مٹانے پر تلے ہیں۔مسلم مکت بھارت کا نعرہ کئی سالوں سے علی الاعلان سنائی دے رہا ہے۔

لودھی حکومت کی طرح مغلیہ سلطنت کو ختم کرنے کے واسطے برہمنوں نے انگریزوں کا ساتھ دیا۔ برہمنوں کا خیال تھا کہ جب انگریز بھارت چھوڑ کر جائیں گے تو بھارت کی حکومت ہمارے سپرد کر جائیں گے۔

اسی مقصد کے تحت 1885 میں برہمنوں نے کانگریس پارٹی قائم کی۔برہمنوں نے انگریزوں سے حکومت کا مطالبہ کیا تو انگریزوں نے جواب دیا کہ ہم نے یہ حکومت مسلمانوں سے لی تھی اور جب مسلمان تعلیم پا کر حکومت کے لائق ہوجائیں گے تو ہم ان کو حکومت سپرد کردیں گے۔یہاں بھی برہمنوں کو ناکامی ہاتھ آئی۔

اس کے بعد برہمنوں نے مسلمانوں کو کثیر تعداد میں کانگریس سے جوڑنا شروع کردیا ،تاکہ مسلمان انفرادی طور پر حکومت کا مطالبہ نہ کرسکیں ۔یہ سب کچھ دیکھ کر انگریزوں نے جانے سے پہلے ہی ملک میں

جمہوری حکومت بنانے کا فیصلہ کیا اور ایکٹ:1909 میں حکومتی ممبر کے انتخاب کے لیے ہر ایک شہری کو ووٹ کا حق دیا۔ یہ دیکھ کر برہمنوں کا ہوش اڑ گیا، اور برہمنوں نے شودروں کو ہندو بنانا شروع کر دیا۔

ایکٹ:1909 کی مخالفت میں ساورکر کے بڑے بھائی گنیش نے بھارت میں ایک انقلابی فوجی گروپ تشکیل دی۔ برطانوی پولیس نے اس سازش میں ساورکر کے بھی ملوث ہونے کی بات کہی۔ ساورکر پر مقدمہ چلا اور پچاس سال قید با مشقت کی سزا ہوئی۔ ایکٹ 1909 میں انگریزی حکومت نے مسلمانوں کے لیے جداگانہ انتخابی حلقہ (Separate Electorate) کی منظوری دی تھی۔ جس کی زبانی طور پر منظوری 1906 میں دی گئی تھی۔

اس کا مفہوم یہ تھا کہ مسلم اکثریتی علاقوں میں مسلم امیدوار (Candidates) ہوں گے، اور مسلم سیٹ کے لیے صرف مسلمان ووٹ دیں گے، تاکہ حکومت میں قوم مسلم کی بھی نمائندگی ہو سکے۔

ایکٹ:1909 میں تین باتیں برہمنوں کے لیے انتہائی تلخ تھیں: (1) حکومت سپرد کرنے کی بجائے ووٹ کے ذریعہ نمائندوں کا انتخاب (2) ہر ایک شہری کو ووٹ کا اختیار (3) مسلمانوں کے لیے جداگانہ انتخاب۔ بھارت کے برہمنوں کے لیے ایکٹ:1909 سخت اذیت رساں تھا۔ برہمنوں نے خوب واویلا مچایا، لیکن برطانوی حکومت اپنے فیصلہ پر اٹل رہی۔

ایکٹ:1909 کا مطلب یہ تھا کہ بھارت ایک جمہوری ملک ہوگا، برہمن راشٹر نہیں۔ اب برہمن قوم بھارت کے تمام بت پرستوں کو اپنے ساتھ ملا کر اپنی اکثریت ظاہر کرنے کی کوشش میں لگ گئی، حالاں کہ برہمن قوم دلتوں اور شودروں کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی۔ دراصل آرین قوم ملک کو برہمن راشٹر بنانا چاہتی تھی۔ اس ایکٹ نے اس خواب کو چکنا چور کر دیا۔ ایکٹ:1909 کو دیکھ کر 1909 میں لالہ لاجپت رائے، لال چند اور شادی لال نے پنجاب میں ہندو مہا سبھا' کی تشکیل کی۔ یہ تینوں آریہ سماج کے لیڈر تھے۔

انگلینڈ کی حکومت نے بھارت میں حکومتی اصلاحات کے لیے 1927 میں ایک آئینی کمیشن بنایا۔ اس کا چیئر مین سر جان جان سائمن تھا، اس لیے اس کو سائمن کمیشن کہا جاتا ہے۔ اس کمیشن میں برطانیہ کے سات افراد ممبر تھے۔ کوئی بھارتی اس کمیشن کا ممبر نہیں تھا۔

انگلینڈ کی حکومت کی طرف سے 1928 میں سائمن کمیشن بھارت آیا۔ اس کمیشن کا مقصد تھا کہ بھارت کی تمام قوموں کو حکومت میں مضبوط حصہ داری دی جائے، اس لیے کانگریس اور برہمنوں نے اس کی سخت مخالفت کی۔ برہمن تو صرف اپنی حصہ داری چاہتا ہے۔ برہمنوں نے مسلم لیگ کے ایک گروپ کو بھی اپنے ساتھ کر لیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ بھارت کی حکومت سازی سے متعلق ہم لوگ خود فیصلہ کریں گے۔ اسی کے تناظر

میں نہرو رپورٹ :اگست 1928 پیش کی گئی۔اس میں برہمن راشٹر کا مکمل خاکہ موجود تھا۔

مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب سے بھی دست برداری کی بات کہی گئی تھی۔مسلم لیگ نے تین نکاتی فارمولہ پیش کیا، جونامنظور ہوا۔نہرو رپورٹ کے بعد ہی تقسیم ملک کا نظریہ ابھرنے لگا۔برہمنوں کا دوسرا طبقہ جس کا مرکز فکر ہندومہا سبھا اور آر ایس ایس تھا،اس طبقے کا نظریہ تھا کہ بھارت سے مسلمانوں کو نکال دیا جائے،اور بھارت کو خالص ہندوؤں کا وطن بنایا جائے۔1930 سے 1940 تک متشدد برہمنوں نے اسپین کے حالات کا مطالعہ کیا کہ کس طرح وہاں سے مسلمانوں کا نام ونشان مٹایا گیا۔ادھر مسلم قائدین بھی برہمنوں کے نظریات کا غائرانہ مطالعہ کررہے تھے۔انجام کار 1940 میں مسلم لیگ نے مسٹر محمد علی جناح (۱۸۷۶ء-۱۹۴۸ء) کی قیادت میں قوم مسلم کے لیے ایک الگ ملک پاکستان کا مطالبہ کردیا۔ملک تقسیم ہوگیا۔

اب 2014 میں بھاجپا کے ملک پر قابض ہونے کے بعد برہمنوں نے کہا کہ 800:سال بعد بھارت میں ہندوؤں کی حکومت قائم ہوئی ہے۔2019 میں بھاجپا کے لوک سبھا الیکشن میں فتح یابی کے بعد مسلمانوں کو باہر کرنے کے واسطے سی اے اے(CAA) بھی آ گیا۔

این پی آر(NPR)،این آر سی(NRC)اور سی ڈبل اے(CAA) کا ایک معجون مرکب ہے۔

اس کا مقصد ہے: بھارت سے مسلمانوں کو بے دخل کرنا۔ بھارت سے نکالو، یا غلام بناؤ۔

اب خواب خرگوش کا وقت ختم ہوا۔مول نواسی اقوام کے لیڈروں سے رابطہ کر کے اتحاد بناؤ!

قوت بڑھاؤ=ورنہ انجام کا انتظار کرو!

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ:29:اپریل2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

بھارتیوں کا اتحاد اور یہودی سازش

05:جولائی 1919 کوبمبئی میں آل انڈیا خلافت کمیٹی قائم ہوئی ۔دسمبر 1919 میں امرتسر میں کانگریس،خلافت کمیٹی اور مسلم لیگ کا مشترکہ اجلاس ہوا۔گاندھی جی نے اس اجلاس میں ہندو مسلم اتحاد پر زور پر دیا۔گاندھی جی نے ستمبر 1920 سے تحریک عدم تعاون شروع کیا جوفروری 1922 تک جاری رہی۔

گاندھی جی نے تحریک خلافت کواس میں شرکت کرنے کہا۔اس تحریک کی سربراہی کانگریس کررہی تھی۔ اس موقع پر بھارت میں ہندومسلم اتحاد کا زبردست نمونہ دیکھنے کوملا۔اسی اتحاد کے ضمن میں مسلم لیڈروں سے ایسی غلطیاں بھی صادر ہوئیں،جوخلاف اسلام تھیں۔میں ایسے اتحاد کا قائل نہیں۔اتحاد محض سیاسی امورتک محدود ہونا چاہئے۔تحفظ دین کے نام پر دین کی قربانی!!!عجب دانش وری ہے۔

تحریک عدم تعاون (Non-cooperation Movement) کےسبب بہت سےلیڈرگرفتار کیے گئے۔کانگریس اورتحریک خلافت کا مشترکہ پلیٹ فارم اور ہندومسلم اتحاد قائم ہو چکا تھا،اور ملک بھر میں احتجاجی ماحول تھا۔بہت سےلیڈر جیل میں ڈالے گئے،لیکن بھارتیوں کا جوش وخروش اپنے عروج پرتھا۔اسی موقع پرکانگریس خلافت اتحاد نےحصول آزادی اورحکومتی شعبہ جات میں بھارتیوں کومضبوط حصہ دلانے کے واسطے’’کانگریس=خلافت سوراجیہ پارٹی‘‘1922 میں بنائی۔بھارت کی دوبڑی قوموں کا اتحاد برطانوی حکومت کے لیےایک بڑاخطرہ تھا۔برطانوی حکومت بھارت کےمذکورہ حالات سےغافل نہیں تھی۔

بھارتی حالات کےپیش نظرحکومت برطانیہ نے 1921 میں برطانیہ کےمشہوراورچالاک یہودی لیڈر مسٹر ریڈنگ (Mr.Reading) کوبھارت کا وائس رائے بنا کربھیجا۔یہ 1921 سے 1925 تک بھارت کا وائسرائے رہا۔ریڈنگ نے پانچ سال میں بھارت کوایسا بنا دیا کہ شاید کئی صدیوں تک یہاں امن وامان قائم نہ ہو۔گاندھی جی،سوامی شردھانند (۱۸۵۶ء-۱۹۲۶ء)،کانگریسی لیڈرڈاکٹر مونجے (۱۸۷۲ء-۱۹۴۸ء)ودیگرسیاسی قائدین تحریک عدم تعاون کےسبب جیل میں تھے۔یہ سب ہندومسلم اتحاد کےحامی تھے۔

مسٹرریڈنگ وائسرائے آف انڈیا نے 1922 میں سوامی شردھانند اورڈاکٹربی ایس مونجے کواپنے پاس بلایا۔ان تینوں میں کچھ بات چیت ہوئی،جوآج تک صیغہ راز میں ہے۔وقت سےقبل ہی ان دونوں کو جیل سےرہا کردیا گیا۔جیل سےنکلتے ہی شردھانند اورمونجے نےبھارتی مسلمانوں کوہندوبنانا شروع کردیا۔

اس کےلیے 1923 میں شدھی تحریک بنائی،اورڈاکٹر بی ایس مونجے نےاسی سال پنڈت مدن موہن

مالویہ(۱۸۶۱ء-۱۹۴۶ء)رکن آریہ سماج،بانی ممبر ہندومہاسبھا،سابق صدر کانگریس وبانی ہندو یونیورسٹی (بنارس) کے ساتھ مل کر ہندو سنگھٹن بنایا،اور ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف ورغلانا شروع کیا۔سنگھٹن کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ جو مسلمان ہندو مذہب قبول نہ کرے،اسے قتل کر دیا جائے۔ یہ کیفیت دیکھ کر ہندو مسلم اتحاد ٹوٹ گیا اور جا بجا فرقہ وارانہ فسادات شروع ہو گئے۔

بھارت میں پہلی مرتبہ ''یہودی = برہمن اتحاد'' نے ایسی سازش رچی کہ اس کے اثرات صدیوں تک باقی رہیں گے۔پنڈت شردھانند نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہرافشانی کا بازار گرم کردیا،اور دونوں قوموں کے درمیان نفرت وعداوت بڑھتی گئی۔شدھی تحریک کے دوران ہی شردھانند کے گھر (نیا بازار،دہلی) میں داخل ہوکر عبدالرشید نامی ایک شخص نے 23:دسمبر 1926 کو اسے ہلاک کر دیا۔

ڈاکٹر مونجے 1927 سے 1937 تک ہندومہاسبھا کا صدر رہا۔اس کے بعد ساورکر 1937 سے 1943 تک ہندومہاسبھا کا صدر رہا۔1937 میں مونجے نے ناسک میں بھونسلہ ملٹری اسکول قائم کیا۔اس میں ہندوؤں کو ہتھیار چلانے کی تربیت دی جاتی تھی۔آر ایس ایس نے ہندوؤں کو ہتھیار چلانے کی تربیت دینے کا نظریہ ڈاکٹر مونجے سے حاصل کیا۔آر ایس ایس نے ساورکر اور مونجے کے نظریات کو اپنایا۔

<u>آر ایس ایس کا نظریہ ہارڈ اینڈ اوپن ہندتو (Hard & Open Hindutva) ہے:</u>

<u>کانگریس کا نظریہ سافٹ اینڈ ہائیڈن ہندتو (Soft & Hidden Hindutva) ہے:</u>

<u>آرین قوم ہندتو سے کبھی الگ نہیں ہوسکتی۔سورنوں کی روحانی غذا ہندتو (Hindutva) ہے:</u>

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ:29:اپریل2020

☆☆☆☆☆

بھارت کے مظلوم طبقات

ایس سی (SC)، ایس ٹی (ST)، او بی سی (OBC) مسلم کمیونٹی (MC)

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

بام سیف، بھیم آرمی اور بھارت کے مسلمان

بھاجپا نے پارلیامٹ سے لے کر شہر اور نگر نگر میں ڈھنڈورا پیٹا کہ بھارت کے پڑوسی تین مسلم ممالک میں وہاں کی اقلیتوں، یعنی ہندو، جین، بدھسٹ، سکھ، عیسائی اور پارسی اقوام پر دھرم کی بنیاد پر بے حساب ظلم وستم ہوتا ہے، اس لیے ان کو بھارت میں پناہ دی جائے اور یہی مقصد بتا کر سی اے اے (CAA) لایا گیا۔

بھاجپائیوں کو یقین کامل تھا کہ یہ قانون منظر عام پر آتے ہی مذکورہ چھ مذاہب کے لوگ بھارت کے مسلمانوں کا کشت وخون کرنا شروع کر دیں گے،، پھر این آر سی کے نام پر مسلمانوں کو ڈٹینشن کیمپ میں ڈالنا بہت آسان ہوگا، لیکن نتیجہ برعکس آیا۔ برہمن وادیوں کو چھوڑ کر بھارت کے تمام لوگ ملک اور بیرون ملک متحد ہونے لگے۔ ساری دنیا میں بھاجپا کی مخالفت ہونے لگی۔ سازش ناکام کیوں ہوئی؟ اکثریت کے ساتھ جیت پانے والی بھاجپا چاروں شانے چت کیوں ہوگئی؟

اس مشکل سوال کا جواب یہ ہے کہ بھارت کی متعدد مول نواسی تنظیمیں (غیر آرین آرگنائزیشنز) کئی سالوں سے عام پبلک کو بتارہی ہیں کہ بھارت کے مسلمان دراصل مول نواسی ہیں جو برہمنوں کے ظلم وستم اور ذات پات سسٹم کے سبب مذہب اسلام میں داخل ہوگئے تھے۔ ہندو مسلم فسادات میں مول نواسی اقوام (شودر اقوام) کو استعمال کیا جاتا تھا اور برہمن صرف کمانڈر رہتا تھا۔ جب سپاہی وفوجی بھاگ گئے تو فساد بند ہو گیا۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ مول نواسی تحریکوں سے تعلق پیدا کریں، تاکہ فسادات پر کنٹرول ہو۔

بھارت کے مول نواسیوں میں بیداری لانے کے واسطے جیوتی با پھولے (۱۸۲۷ء-۱۸۹۰ء)، ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر (۱۸۹۱ء-۱۹۵۶ء) اور ای وی راما سامی پیریار (۱۸۷۹ء-۱۹۷۳ء) نے بہت کام کیا۔ ڈاکٹر امبیڈکر نے ملک گیر سطح پر کام کیا۔ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی موت کے بعد ملکی سطح پر یہ کام نہ ہوسکا۔

ایک مدت بعد ڈاکٹر امبیڈکر کی تاریخ موت 6: دسمبر ۱۹۷۸ء کو دہلی میں کانشی رام اور اس کے ساتھیوں نے بام سیف کی بنیاد رکھی۔ ابھی اس تنظیم کی صدارت وامن میشرام کے پاس ہے۔ وامن میشرام کی تقریروں نے مول نواسیوں میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔

بام سیف کے اسٹیج سے ہمیشہ یہ کہا جاتا ہے کہ بھارت کے مسلمان بھی مول نواسی ہیں۔ یہ لوگ برہمنی

مظالم کے سبب دامن اسلام سے وابستہ ہوگئے۔اب مول نواسی اقوام بھی تعلیم یافتہ ہوچکی ہیں اور شودروں پر برہمنوں کے تین ہزار سالہ ظلم وستم سے واقف ہوچکی ہیں،اسی لیے برہمنوں کے بہکانے پر مسلمانوں پر حملہ آور نہیں ہوتے۔جب بھارت کی ساری شودر اقوام تعلیم یافتہ ہوجائیں گی توان شاء اللہ تعالیٰ برہمنوں کو بھارت چھوڑ کر بھاگنا ہوگا۔

چوں کہ بام سیف (BAMCEF) ایک منظم اور ملک گیر تحریک ہے،اس لیے اس میں مسلمانوں کی شمولیت فائدہ بخش ہوگی۔بام سیف کے ارکان وذمہ داران مسلم،سکھ،عیسائی،بدھشٹ،جینی وغیرہ کے رابطے میں رہتے ہیں۔تحریک کا اصل مقصد ایس ٹی (ST) ایس سی (SC) اوبی سی (OBC) اور اقلیتوں (MC) کے حقوق کا تحفظ ہے۔

چوں کہ اس تحریک کے پاس بہت سے وسائل ہیں اور بھیم آرمی کے پاس نوجوانوں کی قوت ہے،اس لیے مسلمانوں کو ان دونوں تحریکوں سے منسلک ہوجانا چاہئے۔یہ لوگ خود کو ہندو بھی نہیں مانتے اور نہ ہی اجتماعی پروگرام میں کسی قسم کا مذہبی کام کرتے ہیں،اس لیے ہماری مذہبی شناخت متاثر نہیں ہوگی۔

وی پی سنگھ نے اوبی سی کے لیے 27: فی صدریزرویشن دیا،لیکن ایل کے اڈوانی نے بابری مسجد کے نام پر اوبی سی کو بی جے پی کے ساتھ کرلیا،کیوں کہ اس وقت اوبی سی میں تعلیم کم تھی۔مودی وامیت شاہ نے فرضی مظالم کا چرچا کر کے تمام غیر مسلم اقوام کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی۔

اب مول نواسی اقوام میں تعلیم آچکی،اور بام سیف کی طویل بیداری مہم اور چندر شیکھر آزاد کے جامع مسجد کے خطاب نے بھاجپا کی نیند اڑادی۔نریندرمودی نے پریشان ہوکر 22: دسمبر 2019 کو رام لیلا میدان میں بی جے پی ریلی میں کہا کہ اربن نکسل مسلمانوں کے ساتھ کیوں ہیں؟

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ: 24: جنوری 2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

بھارت کے مظلوموں کا اتحاد: شرائط وطریق کار

''ہم بھارت کے لوگ'' ملک کی جمہوریت کی بقا، دستور ہند کی حفاظت اور تمام مظلوم اقوام ظالموں سے دفاع کے واسطے اتحاد قائم کریں۔ بھارت میں مسلمان بھی مظلوم ہیں اور بھارت کی مول نواسی اقوام بھی مظلوم ہیں۔تمام مظلوم اقوام سیاسی محاذ پر متحد ہو جائیں۔مظلوموں کا اتحاد بھارتی دستور اور جمہوریت کے تحفظ کی خاطر ہوگا، پھر یہی دستور ہمارے وجود اور تشخص کو تحفظ فراہم کرے گا۔

یہ اتحاد سیاسی ودستوری امور تک محدود ہوگا۔سیکولر ممالک میں سیاسی امور اور مذہبی امور دونوں الگ ہوتے ہیں۔سیکولر وجمہوری نظام میں انسانیت کی بنیاد پر لوگ ایک دوسرے سے منسلک ہوتے ہیں۔اس اتحاد سے مذہب کو الگ رکھا جاتا ہے۔

بھارت کثیر المذاہب ملک ہے۔ہر قوم اپنے مذہبی امور کو اپنی عبادت گاہوں یعنی مسجد، مندر، گردوارہ، مٹھ، چرچ وکلیسا وغیرہ میں ادا کریں۔متحدہ سیاسی مجلس میں مذہبی امور کو انجام دینا ہماری ناکامی کا سبب ہوگا، کیوں کہ ہر ایک مذہب کے رسوم وعادات الگ الگ ہیں، اس لیے سب لوگ کسی ایک دھرم کے رسوم وعبادات کو اختیار نہیں کر سکتے،اس طرح ایک متحدہ پلیٹ فارم میں اختلاف کی شکل پیدا ہوگی۔

اگر تمام لوگ کسی ایک مذہب کے مذہبی رسم ورواج کو اپناتے ہیں تو اس متحدہ مجلس میں ہم دستور کی حفاظت نہیں کر پا رہے ہیں، بلکہ بھارتی دستور کا گلا گھونٹ رہے ہیں، کیوں کہ دستور نے ہر ایک بھارتی کو اپنے مذہب پر عمل کی آزادی دی ہے، پھر تحفظ دستور کی مجلس میں کسی سے اس کی مذہبی آزادی چھین کر دوسرے دھرم کی کسی رسم وعادت کا پابند بنانا کیسے صحیح ہوسکتا ہے؟

اسی طرح بھارت کثیر ثقافتی اور مختلف تہذیب وتمدن کا ملک ہے۔یہاں کسی ایک کلچر اور ثقافت کو بالا دستی حاصل نہیں اور اسی رنگ برنگی تہذیب کو گنگا جمنی تہذیب کہا جاتا ہے۔بھارت میں کثرت میں وحدت کا تصور اپنایا گیا،یعنی مذہب اور کلچر کی بنیاد پر کثرت ہے اور انسانیت کی بنیاد پر سب متحد ومتفق ہیں۔اسی نظریہ ''وحدت در کثرت''(Unity in diversity) کی بنیاد پر بھارت میں کامن سول کوڈ (Common Civil Code) کو قبول نہیں کیا جاتا، حالاں کہ آر ایس ایس نے ہندو کلچر کے نفاذ کی بہت کوشش کی۔

الہ آباد میں گنگا اور جمنا کا سنگم ہے۔سنگم کے پاس دونوں دریاؤں کا پانی اپنے رنگ وصفت کے ساتھ موجود ہے۔دونوں کا پانی متصل ہے اور ہر ایک اپنے تشخص کے ساتھ موجود ہے۔دونوں پانی کا فرق بالکل

واضح ہے۔اسی طرح بھارت کی تمام اقوام مل جل کر رہیں،لیکن اپنے تشخص کو برقرار رکھیں ۔اسی کا نام گنگا جمنی تہذیب ہے۔

ایک دوسرے کے رسوم ورواج اور عبادات کو اپنانا گنگا جمنی تہذیب کی مخالفت اور وحدت ادیان ہے۔ وحدت ادیان کا تصور بھکتی مذہب نے پیش کیا تھا۔بھکتی مذہب سے متاثر ہوکر اکبر بادشاہ نے دین الٰہی ایجاد کیا تھا۔بھکتی دھرم کا اصول یہ ہے کہ ہر مذہب والا دوسرے مذہب والوں کے طور طریقے کو اختیار کر کے اتحاد کا اظہار کرے،مثلاً ہندوقوم عید وبقرعید میں شرکت کرے اور مسلم قوم ہولی ودیوالی کھیلے۔ایسا اتحاد ناجائز وحرام ہے،لہٰذا بھکتی مذہب کے اصول کے مطابق اتحاد نہیں ہوسکتا۔

گنگا جمنی تہذیب کا اصول یہ ہے کہ ہر مذہب والے اپنے مذہب اور اپنی تہذیب ومعاشرت پر قائم رہیں اور مل جل کر رہیں ۔گنگا جمنی تہذیب کے اصولوں کے مطابق محض سیاسی امور میں مول نواسی اقوام کے ساتھ ہمارا اتحاد ہوگا۔مذہبی اموراور کلچر میں اتحاد نہیں ہوگا۔

اتحاد صرف سیاسی امور تک محدود رہے،اور سب مل جل کر دستور(Constitution of India) کی حفاظت کریں۔اگر ہم نے دیگر مذاہب کی عبادت یا مذہبی علامت کو اپنایا تو یہ اہل مذاہب کا اتحاد نہیں، بلکہ ایک نئے مذہب کا آغاز ہوگا۔ <u>مول نواسی اقوام کی تحریکیں/ بام سیف، بہوجن کرانتی مورچہ،بھیم آرمی وغیرہ کے ساتھ مذکورہ شرائط کے مطابق اتحاد کیا جائے۔</u>

آسام میں تین/ چار لاکھ غیر مسلم بنگلہ دیشی ہیں جن کے پاس رفیوجی کارڈ ہیں۔یہ لوگ قیام بنگلہ دیش کے وقت سیاسی ہنگامہ آرائی کے سبب 1971 میں بھارت آ گئے تھے۔ڈاکومنٹس میں غلطی کے سبب کئی لاکھ بھارتی مسلمان اور ایس سی، ایس ٹی، او بی سی ﴿<u>NRC</u>﴾ میں پھنس گئے۔بھاجپا ملک کو ہندوراشٹر بنانا چاہتی ہے اور وہ بھارت کی بجائے ’’ہندوستان‘‘ کے لفظ کو فروغ دے کر ہندوراشٹر کا تصوراتی خاکہ تیار کر رہی ہے۔ بھارتی دستور میں ملک کا نام ہندوستان نہیں، بلکہ انڈیا اور بھارت ہے،لہٰذا بھارت ہی کہا جائے۔

<u>دستور ہند کا پہلا جملہ ہے:</u>

(1) India, that is Bharat, shall be a Union of States.

(The Constitution of India page.2)

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ:30:جنوری2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ وآلہ

کورونا وائرس اور برہمونا وائرس

چند دنوں سے بھارت میں کورونا وائرس کا بہت شور ہے۔ ہر عام وخاص اسی فکر میں مبتلا ہے۔

اگر خدانخواستہ کرونا وائرس (Corona Virus) آیا بھی تو آج یا کل بھارت چھوڑ کر چلا جائے گا، لیکن برہمونا وائرس (Barhamona Virus) ساڑھے تین ہزار سال قبل 1500 قبل مسیح بھارت میں داخل ہوا۔ برہمونا وائرس بھارت کی مول نواسی اقوام (اصل باشندگان) پر حملہ آور رہا۔

ان کی حکومتوں پر قبضہ کر کے انہیں اپنا غلام (داس) بنایا اور انہیں شودر قرار دیا۔ جب بھارت میں مسلمان اور عیسائی آئے تو ان کو ملیچھ قرار دیا۔ برہمونا وائرس کے مسلسل حملے شودروں اور ملیچھوں پر ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے دفاع کی کوشش بھی بہت ضروری ہے۔

15: اگست 1947 کو بھارت آزاد ہوگیا۔ اب یہاں بھارت کا سنودھان (Constitution of India) لاگو ہے۔ بھارتی دستور نے ہر شہری کو برابری کا حق دیا ہے، لیکن برہمنوں کی مشہور دستوری کتاب ''منوسمرتی'' میں انسانوں کو یکساں درجہ نہیں دیا گیا ہے۔ برہمنوں کو بھگوان بتایا گیا اور شودروں کو غلام بنایا گیا ہے۔ شودر گھوڑی پر بھی نہیں بیٹھ سکتے، اسی لیے جب کوئی شودر شادی کے موقع پر بھی گھوڑی پر بیٹھ جائے تو برہمونا وائرس اس پر حملہ آور ہو جاتا ہے۔

یہ برہمنوں کی شرارت ہے یا ان کا دھرم ہے؟ درحقیقت منوسمرتی میں لکھا ہوا ہے کہ برہمن خود ہی سزائیں دے۔ برہمن کی طاقت بادشاہ کی طاقت سے زیادہ ہے۔ بھارت کی ریاستی ومرکزی حکومتیں بھارت کے سنودھان پر عمل کے پابند ہیں۔ حکومت قانونی طور پر کسی کو گھوڑی پر بیٹھنے سے روک نہیں سکتی، اسی لیے برہمونا وائرس ان شودروں پر حملہ آور ہوتا ہے۔

برہمن کی طاقت بادشاہ کی طاقت سے زیادہ ہے، لہٰذا وہ اپنے دشمنوں (شودروں) کو خود سزا دے گا۔

(منوسمرتی باب ۱۱: شلوک ۳۲ ص ۴۰۳- ناشر: پنڈت گریجا پرساد دیویدی، لکھنو)

جو برہمن قانون کو صحیح طور پر جانتا ہے، وہ بادشاہ کو بتائے بغیر خود ہی سزا دے گا۔

(منوسمرتی: باب ۱۱: شلوک ۳۱ ص ۴۰۳ ناشر: پنڈت گریجا پرساد دیویدی، لکھنو)

گوشت خوری کا الزام لگا کر دادری کے اخلاق کو ہلاک کیا گیا، اسی طرح کتنے مسلمانوں کو گئوکشی کے نام پر ہلاک کیا گیا۔

بھارت کے لوگ کہتے رہے کہ اگر یہ جرم تھا تو پولیس تھانے میں اطلاع کرنی چاہئے ،پھر حکومت اپنے قانون کے مطابق ان لوگوں پر کاروائی کرتی ،لیکن یہاں تو معاملہ ہی الگ ہے۔

منوسمرتی برہمنوں کو بھگوان اور بادشاہوں سے زیادہ طاقتور بتاتی ہے۔اب برہمن حکومت سے کیوں سزا کی درخواست کرے گا،وہ خود سزا دے گا۔برہمنا وائرس ہر وائرس سے زیادہ خطرناک ہے!!!

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ:20:مارچ2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

ظلم سے حفاظت کی دعا بھی اور تدبیر بھی

ہر مومن کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر نہ ایک ذرہ ہلتا ہے، نہ کوئی پتہ گرتا ہے، اس لیے ہر بھلائی کے واسطے اللہ تعالیٰ سے ضرور دعا کرنی چاہئے۔ دعا کے ساتھ ہمیں موقع کی مناسبت سے حکمت عملی بھی اختیار کرنی چاہئے۔ 23: فروری 2020 سے دہلی میں فرقہ وارانہ فساد شروع ہوا تھا اور 26 / 27 فروری تک جاری رہا۔

بھارت کی آزادی سے قبل انگریزوں کے عہد میں بھی قوم مسلم پر ظلم ہوتا رہا اور مسلمانوں کی نسل کشی کی کوششیں ہوتی رہیں۔ انگریزوں کے عہد ہی میں علمائے کرام نے یہ تدبیر بیان فرمائی تھی کہ جہاں مسلمان کم تعداد میں ہیں، وہاں سے منتقل ہو کر مسلمانوں کی بڑی آبادیوں میں جا بسیں۔ غفلت نہ برتیں۔

کسی قوم کی حفاظت کے لیے ہر وقت پولیس فورس یا فوجی دستہ متعین نہیں ہوتا، اس لیے بھارت کے قانون میں ذاتی تحفظ کی اجازت دی گئی ہے۔ ملک کا پرائم منسٹر بھی کسی کو گولی مار کر ہلاک نہیں کر سکتا۔ اگر وزیر اعظم کو لگتا ہے کہ فلاں نے کوئی جرم کیا ہے تو وہ اسے لے کر کورٹ جائے گا۔ کورٹ میں جج فیصلہ سنائے گا۔

جج بھی کسی کو گولی نہیں مار سکتا، بلکہ بھارت میں گولی مار کر ہلاک کرنے کا قانون عام شہریوں کے لیے نہیں ہے۔ جج اگر موت کا فیصلہ سناتا ہے تو جیل کا آن ڈیوٹی جلاد اسے پھانسی دے گا۔ پولیس کو بھی مجرم کو گولی مارنے کی اجازت عام حالات میں نہیں ہوتی۔ خاص مجرموں اور خاص حالات کا یہ حکم ہے۔ مظاہرین پر گولی چلانا ظلم ہے۔ حالیہ دنوں میں جن ریاستوں میں بی جے پی کی حکومت ہے، مظاہرین پر گولی چلائی گئی۔

دہلی فساد میں یہ دیکھنے کو ملا کہ مخلوط آبادی کے مسلمانوں کا جانی و مالی نقصان بہت ہوا۔ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت تھی، فسادیوں کو وہاں جانے کی ہمت نہیں ہوئی۔

لاک ڈاؤن کی مدت میں مسلم ٹھیلا والوں کو متعصب ہنود اپنے علاقوں سے مار پیٹ کر بھگاتے ہوئے نظر آئے، اس لیے ہندو علاقوں سے پرہیز کریں۔ انڈین پینل کورڈ (Indian Penal Code) میں سیکشن 96 سے 106 تک رائٹ ٹو پرائیویٹ ڈیفنس (Right to Private Defence) کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اپنی اور دوسروں کی جان و مال کی حفاظت کے طریقے اور اختیارات کا بیان ہے۔ قوم کے اندر پرائیویٹ ڈیفنس کی بیداری لائی جائے۔

جب ایس سی (SC)، ایس ٹی (ST) اور او بی سی (OBC) نے ان کے لیڈروں کے سمجھانے

بجھانے سے مسلمانوں پر ظلم کرنا چھوڑ دیا تو اب آرین اقوام خود میدان میں اتر چکی ہیں اور ساتھ ہی او بی سی کی ان قوموں کو بھی شامل کر لیا ہے جو ابھی تک ان کی غلامی میں مبتلا ہیں۔

لاک ڈاؤن کی مدت میں پولیس والوں نے بھی بہت سے بے قصور مسلمانوں پر ظلم ڈھایا اور ڈنڈوں سے مار کر بعض لوگوں کو ہلاک بھی کر دیا۔ پرائیویٹ ڈیفنس کے قانون کا استعمال یہاں بھی ہوگا۔

پولیس کے لوگ کسی پر ظلم کر رہے ہیں تو اس کو روکنے کی کوشش کریں۔ پولیس محکمہ کے اعلیٰ افسران کو اطلاع دیں۔ ایف آئی آر درج کرائیں۔ خموشی پر ظلم بڑھتا جائے گا۔ اپنی جان بچانے یا کسی دوسرے بے قصور کی جان بچانے کے واسطے پرائیویٹ ڈیفنس کے قانون کے تحت عام پبلک پولیس کو کسی بے قصور پر ظلم سے روکنے کی مکمل کوشش کریں۔ پولیس عام پبلک کی حفاظت کے لیے ہے۔ پبلک پر ظلم کرنے کے لیے نہیں۔

پولیس والوں کی عمدہ تربیت ہونی چاہئے، نہ کہ ان کو کھلے سانڈ کی طرح بے لگام چھوڑ دیا جائے!!!

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ: 15: اپریل 2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

ایس سی (SC)=ایس ٹی (ST)=او بی سی (OBC)

بھارت کی اصل باشندہ دراوڑ قوم ہے۔دراوڑ قوم نے بھارت میں قریباً چھ ہزار سال تک حکومت کی تھی۔دراوڑ ایک مہذب قوم تھی۔آرین قوم 1500 قبل مسیح میں بھارت آئی تھی آریوں نے دراوڑ قوم کوشکست دے کر اپنی حکومت قائم کر لی،اور دراوڑ قوم کوشودر اور غلام قرار دیا۔اسی عہد میں وید لکھی گئی۔

وید چار ہیں۔رگ وید،سام وید،یجر وید،اتھر وید۔سناتن دھرم کو برہمنوں نے ہی ترتیب دیا تھا۔اسی کو دیدک دھرم بھی کہا جاتا ہے۔چاروں وید برہمنوں کے تحریر کردہ ہیں۔بھارت میں آریوں کی آمد سے قبل یہاں ویدک دھرم نہیں تھا۔جب سے سناتن دھرم یعنی ویدک دھرم کا آغاز ہوا،اسی وقت سے برہمنوں نے شودروں کوادھرمی (لامذہب) قرار دیا،اسی لیے شودروں کومندر میں داخل ہونے کی اجازت آج تک نہیں۔وہ ویدک دھرم کی کوئی بات سن بھی نہیں سکتے تھے۔

تاریخوں سے پتہ چلتا ہے کہ آرین قوم توحید پرست تھی۔بھارت کی مول نواسی قوم کی بت پرستی دیکھ کر انہوں نے بھی بت پرستی شروع کردی۔آریوں نے بھارت پر قبضہ کر کے مول نواسی قوم کوحکومت سے بے دخل کردیا اور مول نواسی مذہب پر قبضہ کر کے ان کومذہب سے بھی خارج کردیا۔

ویدوں اور اسمرتیوں میں جا بجا شودروں کے خلاف تحریریں موجود ہیں۔سوال یہ ہے کہ ویدک دھرم کوئی مذہب ہے،یا بھارت پر آریوں کی حکومت قائم رکھنے کے واسطے محض ایک آئیڈیالوجی ہے؟مول نواسی دھرم کو انہی کے خلاف استعمال کیا گیا۔آریوں کی آمد سے قبل مول نواسی لوگ یہاں کے حکم راں اور مذہب کے گرو تھے۔اب وہ نہ بادشاہ ہو سکتے تھے،نہ مذہبی گرو۔

دراویڈین امپائر پر قبضہ کے بعد آریوں نے مول نواسیوں (بھارت کے اصل باشندگان) کوشودر (غلام) اور ادھرمی (لامذہب) قرار دیا،اور قریباً ساڑھے تین ہزار سال سے مول نواسیوں پر ظلم وستم ڈھاتے آرہے ہیں،حالاں کہ وہ بھی بت پرست ہیں۔شودر اقوام کوآج تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

(1)ایس سی (ST)(2)ایس سی (SC)(3)اور او بی سی (OBC)

آریوں سے شکست کھانے کے بعد شودروں کا ایک بڑا طبقہ جنگلوں کی طرف بھاگ گیا۔یہ لوگ آدی واسی (ST) ہیں۔آبادی میں رہنے والوں شودروں میں سے جن لوگوں نے آریوں کی غلامی قبول کی،ان کو سچھوت (Touchable) قرار دیا گیا۔یہ لوگ او بی سی (OBC) ہیں۔آبادی میں رہنے والے جن

شودروں نے غلامی قبول نہیں کی، ان کو اچھوت (Untouchable) قرار دیا گیا۔ یہ لوگ ایس سی (SC) ہیں۔ان تینوں کی بہت سی ذیلی برادریاں ہیں۔بعض ریاستوں میں بعض ہیں اور بعض نہیں۔

برہمنوں نے اپنی حکومت کو مضبوط کرنے کے واسطے رفتہ رفتہ شودروں کو چھ ہزار سے زائد (6247) ذاتوں میں تقسیم کردیا، تاکہ مول نواسی قوم متحد ہوکر آرین حکومت کے لیے مصیبت نہ بن جائے۔ پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو (Divide & Rule) کی سیاست انگریزوں نے برہمنوں سے سیکھ کر اپنائی تھی۔انگریزوں نے بھارتیوں کو دو گروپ یعنی ہندو، مسلمان میں تقسیم کردیا۔

برہمنوں نے ایس سی کو سترہ سو تین (1703)، ایس ٹی کو آٹھ سو ایک (801) اور او بی سی کو تین ہزار سات سو تینتالیس (3743) ذاتوں میں تقسیم کیا، پھر برہمنوں نے دو جنم کا نظریہ ایجاد کیا۔شودروں کو ایک جنم والا قرار دیا اور آرین اقوام کو دو جنم والا۔

ابھی آرین قوم دوسرے جنم میں ہے اور شودر پہلے جنم میں۔آریوں نے پہلے جنم میں نیک کام کیا تھا، جس کے سبب ان کو دوسرے جنم میں بھی انسان بنایا گیا۔اگر غلط کام کیے ہوتے تو انہیں کتا، گدھا وغیرہ بنا دیا جاتا۔شودروں کے لیے نیک کام برہمنوں کی خدمت قرار پائی۔اسی خود ساختہ نظریہ پیدائش کے سبب آرین اقوام کو باعزت وقابل احترام سمجھا جانے لگا اور ملک کی اصل باشندہ قوم ذلیل وحقیر قرار پائی۔

برہمنوں نے آرین قوم کو بھی تین ذات میں تقسیم کیا: (۱) برہمن (۲) چھتری (۳) ویش۔

برہمنوں نے خود کو بھگوان کا درجہ دیا۔ یہ لوگ مذہبی امور انجام دیتے اور بادشاہ گر ہوتے۔سلطنت وحکومت اور فوجی نظام کا تعلق چھتری قبیلہ سے تھا۔ویش قبیلہ کا تعلق تجارت سے تھا۔

برہمن اور ویش آج تک اپنے معمول اور پیشہ سے جڑے ہوئے ہیں۔ بھارت پر مختلف قوموں کی حکمرانی قائم ہوتی رہی، اس لیے چھتری قوم کو موقع بموقع اپنے منصب سے ہاتھ دھونا پڑا۔اب آزاد بھارت میں جمہوری حکومت ہے، اور برہمن حکومت کی سازش جاری!!!

<u>تقسیم: آرین (سورن) اور شودر۔آرین میں تین قبیلہ اور شودروں میں چھ ہزار سے زائد قبیلے۔</u>

<u>یہ بھارت کا تاریخی خلاصہ ہے:</u>

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ: 20: اپریل 2020

☆☆☆☆☆

احتجاج ومظاہرے

سی اے اے(CAA)،این آر سی(NRC)،این پی آر(NPR)

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

میر جعفر ومیر صادق کی تلاش

حالیہ چند ماہ میں بھارت کی مرکزی حکومت نے چند ایسے فیصلے کیے کہ رفتہ رفتہ ملک کے حالات انتہائی تشویش ناک ہوگئے۔جمہوری ملک میں اصل حکمراں پبلک ہوتی ہے۔عوام کے ذریعہ منتخب کردہ حکومت متعینہ مدت تک نظم ونسق سنبھالتی ہے اوراس کو باشندگان ملک کی رائے عامہ کالحاظ کرنا لازم ہوتا ہے۔

حکومت کے غیر مناسب فیصلوں پرمختلف ذرائع سے ملک کے باشندگان اپنی رائے کااظہار کرتے ہیں۔بی جے پی حکومت کا یہ خیال غلط ہے کہ جوکچھ اس کے ایجنڈا میں ہے،اس کونافذ کرنا اس کا حق ہے۔

فتح یابی کے سبب ملک کسی پارٹی کانہیں ہوجاتا،بلکہ جیت حاصل کرلینے کے باوجود حکمراں پارٹی کوملک کے سامنے جوابدہ ہونا پڑتا ہے۔

اظہاررائے کاایک مشہور طریقہ احتجاج ہے۔شہریت ترمیمی ایکٹ(CAA)اوراین آرسی(NRC) کے لیے احتجاج شروع ہوئے تو سازشوں کے ذریعہ ان احتجاج کو پرتشدد بنانے کی کوشش ہوئی اور بعد میں تشدد کابہانہ بنا کرحکومت نے مختلف شہروں میں احتجاج پر پابندی عائد کردی۔میڈیا بھی کئی سالوں سے حکومت کی طرف داری میں مبتلا ہے۔

سپریم کورٹ سے یہ امید وابستہ کرلینا کہ فیصلہ ہمارے حق میں آئے گا،خودفریبی ہے۔بابری مسجد کا فیصلہ ہماری نظروں کے سامنے ہے۔ایسی صورت حال میں ہمیں احتجاج کے ساتھ اظہاررائے کی دیگر مؤثر صورتوں پربھی غورکرنا ہوگا۔یواین او سے بھی رابطہ کرنا ہوگا۔دعا کی مجلسوں کااہتمام ہو۔

مرکزی حکومت ہمیشہ کی طرح اس باربھی کسی میر جعفر ومیر صادق کی تلاش میں ہے،اس لیے کسی جعفر وصادق کی آواز پردھیان نہ دیں۔

چوں کہ بی جے پی حکومت آرایس ایس کے منصوبوں کی تکمیل کے لیے کوشاں ہےتو اب ملک کے تمام باشندوں کوجاگنا پڑے گا۔اگرحکومت خیانت پراترآئے تواین آرسی(NRC)اورسی اے اے(CAA) کے ذریعہ ملک سے جمہوریت ختم کر کے شہنشاہیت قائم کرسکتی ہے۔

این آرسی کے ذریعہ دلتوں کوغیرشہری قراردے دیا جائے،پھرسی اے اے کے ذریعہ ان کوشہریت دی

جائے اوراس احسان کے بدلے ان سے ریزرویشن اورووٹ کاحق چھین لیا جائے۔مسلمانوں کوغیرشہری قراردے کران کوملک بدر کردے،یاان سے گھرواپسی کا مطالبہ کیاجائے۔

این آرسی کانفاذایک گہری سازش ہے۔کسی بھی مخالف کوغیرشہری قراردیاجاسکتا ہے۔کورٹ میں دلائل کے مقابل مخالف وکیل بھی دلائل پیش کرتا ہے،اورکورٹ کس کی دلیل کوترجیح دے،یہ کسی کومعلوم نہیں۔

یہ بات مشہور ہے کہ آسام میں سابق صدرجمہوریہ مسٹرفخرالدین علی احمد کے اہل خانہ کوغیرملکی قراردیا جا چکا ہے۔حکومت نے آج تک اعلان نہیں کیا کہ غلطی ہوگئی،اس کی تصحیح کی جائے گی،یعنی اب ان کوبھی کورٹ جانا ہوگا،پھرہمارااورتمہاراکیاحال ہوگا؟

اے اہل وطن!اب جاگ جاؤ۔احتجاج کومذہبی رنگ ہرگزنہ دیاجائے،نہ کوئی ایسانعرہ لگایاجائے جس میں مذہبی رنگ پایاجاتا ہو۔یہ غلط فیصلوں اورغلط عناصر کے خلاف ملک کے تمام مظلوم طبقات کا احتجاج ہے۔

اس کوشش میں مسلم،دلت،اوبی سی ودیگرتمام طبقات کوشامل کیاجائے۔جب ملک کادستورمحفوظ رہے گا توتمام بھارتیوں کی جان ومال اورعزت وآبروبھی محفوظ رہے گی۔

طارق انورمصباحی(کیرلا)

جاری کردہ:19:دسمبر2019

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

مظاہرین کا قتل: انتہائی المناک

متعدد ذرائع سے خبرئیں موصول ہوئیں کہ ملک بھر میں تقریباً دو درجن مظاہرین کو گولیوں سے ہلاک کر دیا گیا۔ یہ انتہائی تشویشناک اور دردناک صورت حال ہے۔ہم ان شہیدوں کے ساتھ ہیں۔

شہریت ترمیمی قانون (CAA) اور این آر سی (NRC) کے خلاف بھارت کی تمام اقوام نے احتجاج کا آغاز کردیا ہے، یہاں تک کہ عورتوں اور بچوں کا خصوصی مظاہرہ بھی دیکھنے میں آیا۔

سازش کے ذریعہ مظاہروں میں تشدد برپا کردیا جاتا ہے اور گولی چلا کر مظاہرین کو ہلاک کردیا جاتا ہے۔ مظاہرین پر گولی چلانے کی روایت دنیا بھر میں کہیں بھی نہیں ہے۔جمہوری نظام میں ہرایک شہری کو اظہار خیال کی آزادی حاصل ہوتی ہے۔

اب ہر مظاہرہ میں والنٹیرس کی کثیر تعداد ہو، جو ہر چہار جانب نظر رکھیں اور شہر کا بااثر طبقہ پولیس کے ساتھ رہے، تاکہ پولیس کوئی غلط قدم نہ اٹھا سکے۔ یہ طویل مدتی مظاہرہ ہوگا، کیوں کہ ملک کو ہندوراشٹر بنانے کے لیے یہی دو قانون کافی ہیں، اس لیے بی جے پی حکومت بہت آسانی کے ساتھ اس سے دستبردار نہیں ہوسکتی ۔حکومت بعض لوگوں کو اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش میں ہے۔

عام پبلک کو اسی وقت کامیابی ممکن ہے کہ جب مسلم وغیر مسلم تمام اقوام اس میں شریک ہوں۔

جہاں کہیں بھی مظاہرہ ہو، ملک کے تمام سیکولر باشندگان کو اس میں شریک کیا جائے۔ بھیم آرمی کے چیف چندر شیکھر آزاد اور بام سیف (BAMCEF) کے چیف وامن میشرام نے اپنی حمایت کا اعلان کردیا ہے۔ یہ ملک کی سالمیت اور دستور ہند کے تحفظ کی تحریک ہے۔اس تحریک کو کسی مذہب کی جانب منسوب نہ کیا جائے۔مظاہروں کی قیادت میں مختلف مذاہب کے لوگ شامل ہوں۔

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ:22: دسمبر 2019

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

سانپ بھی مرجائے، لاٹھی بھی نہ ٹوٹے

شہریت ترمیمی قانون (CAA)، این آر سی (NRC) اور این پی آر (NPR) کے خلاف ملک بھر میں مظاہرے جاری ہیں، لیکن جن ریاستوں میں بی جے پی کی حکومت ہے، یا جہاں پولیس محکمہ مرکزی حکومت کے زیر انتظام ہے، ان مقامات پر پولیس والے مظاہرین پر ظلم وستم ڈھا رہے ہیں، خاص کر یوپی میں حالات انتہائی ناگفتہ بہ ہیں۔

خبروں کے مطابق کچھ غلط عناصر مظاہروں میں تشدد برپا کردیتے ہیں اور پولیس فائرنگ کردیتی ہے۔ پولیس کی گولیوں سے دو درجن سے زائد مظاہرین ہلاک ہوچکے ہیں، یہاں تک کہ لاٹھیوں سے پیٹ کر بھی پولیس نے بعض مظاہرین کو ہلاک کردیا ہے۔ بے شمار مظاہرین پر مقدمات درج ہوئے اور پولیس والے گھروں میں داخل ہوکر بھی بدسلوکی کررہے ہیں۔ ایسی صورت حال میں سڑکوں پر احتجاج نہ کیا جائے۔

گاندھی جی نے متعدد طریقوں سے احتجاج کیا تھا: سول نافرمانی، ستیہ گرہ، دھرنا، ہڑتال، گرفتاری دینا، عدم تعاون، وغیرہ۔ کسی جمہوری ملک میں منتخبہ حکومت سے اپنی بات منوانے کے متعدد اسباب وذرائع ہیں۔

یوپی میں دوسرے طریقوں کو اختیار کیا جائے۔ قانون کے ماہر وکیلوں اور دانشوروں کو چاہئے کہ مظاہرہ کی دیگر مؤثر صورتوں کی وضاحت کریں، تاکہ کسی بے قصور کی جان نہ جائے۔ شاید یہی سازش ہے کہ لوگ سڑکوں پر نکلیں اور انہیں کسی بہانے سے ہلاک کیا جائے، تاکہ مستقبل میں کوئی آواز بلند نہ کرسکے، لہٰذا مظاہرین بھی حکمت عملی اختیار کریں۔

اپنی جانیں اس وقت قربان کی جاتی ہیں، جب مصیبت سے نجات کا کوئی دوسرا ذریعہ نہ ہو۔ چوں کہ یہ لمبی تحریک ہے، اس لیے جذبات سے گریز کیا جائے، اور مطالبے کا بے ضرر طریقہ اپنایا جائے۔

جن لوگوں پر ظلم وستم ڈھایا گیا، ان کے گھر والوں کی خبر گیری کی جائے۔ ان کی ضرورتوں کی تکمیل کی جائے۔ مقدمات کی پیروی کی جائے، اور لوگوں کا خوف وہراس دور کیا جائے:

{وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ} (سورہ آل عمران: آیت ۱۳۹)

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ: 01: جنوری 2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

شاہین باغ کا احتجاجی مظاہرہ

سی اے اے (CAA)، این آر سی (NRC) اور این پی آر (NPR) کے خلاف شاہین باغ (دہلی) کا مظاہرہ 15: دسمبر 2019 سے شروع ہوکر تا امروز انتہائی استقامت وجرأت اور عزم وحوصلہ کے ساتھ جاری ہے۔اس میں بھارت کے اکثر مذاہب کے پیروکار یعنی مسلم، ہندو، سکھ، عیسائی، بودھ، جین وغیرہ شریک ہیں ۔12: جنوری 2020 کو تمام اہل مذاہب نے اپنے مذہبی رسوم ادا کیے، حالاں کہ سیاسی پلیٹ فارم پر مذہبی امور کو سرانجام دینا کسی بھی اعتبار سے درست نہیں۔

شاہین باغ میں اہل وطن کا اجتماع دستور ہند کے تحفظ کی خاطر ہوا۔ موجودہ بھاجپائی حکومت کی غلط پالیسیوں اور منوواد کے خلاف آواز بلند کرنا اصل مقصود ہے۔ایسی مجلسوں کو سیاسی ودستوری امور تک محدود ہونا ضروری ہے۔سیکولر ممالک میں سیاسی امور اور مذہبی امور دونوں الگ ہوتے ہیں ۔سیکولر اور جمہوری نظام میں انسانیت کی بنیاد پر لوگ ایک دوسرے سے منسلک ہوتے ہیں۔

''ہم بھارت کے لوگ'' ملک کی جمہوریت کی بقا اور بھارت کے سیکولر امیج کی حفاظت کے واسطے میدانوں اور سڑکوں پر اترے ہیں۔اپنے مذہبی امور کو ہر ایک قوم اپنی عبادت گاہوں، یعنی مسجد، مندر، گردوارہ، مٹھ، چرچ وکلیسا وغیرہ میں ادا کریں۔

کسی متحدہ سیاسی مجلس میں مذہبی امور کو انجام دینا ہماری ناکامی کا سبب ہوگا، کیوں کہ ہر ایک مذہب کے رسوم وعادات الگ الگ ہیں، اس لیے سب لوگ کسی ایک دھرم کے رسوم وعبادات کو انجام نہیں دے سکتے ،اس طرح ایک متحدہ پلیٹ فارم میں اختلاف کی شکل پیدا ہوگی۔

اگر تمام لوگ کسی ایک مذہب کے مذہبی رسم ورواج کو اپناتے ہیں تو اس متحدہ مجلس میں ہم دستور کی حفاظت نہیں کر پا رہے ہیں، بلکہ دستور ہند کا گلا گھونٹ رہے ہیں، کیوں کہ دستور نے ہر ایک بھارتی کو اپنے مذہب پر عمل کی آزادی دی ہے، پھر تحفظ دستور کی مجلس میں کسی سے اس کی مذہبی آزادی چھین کر دوسرے دھرم کی کسی رسم وعادت کا پابند بنانا کیسے صحیح ہوسکتا ہے۔

اسی طرح بھارت کثیر ثقافتی اور مختلف تہذیب وتمدن کا ملک ہے۔ یہاں کسی ایک کلچر اور ثقافت کو بالا دستی حاصل نہیں اور اسی رنگ برنگی تہذیب کو گنگا جمنی تہذیب کہتے ہیں۔ بھارت میں کثرت میں وحدت کا تصور اپنایا گیا، یعنی مذہب اور کلچر کی بنیاد پر کثرت ہے اور انسانیت کی بنیاد پر سب متحد ومتفق ہیں۔

اسی نظریہ ’’وحدت درکثرت‘‘(Unity in Variety) کی بنیاد پر کامن سول کوڈ (Common Civil Code) کو بھارت میں قبول نہیں کیا جاتا ،حالاں کہ آر ایس ایس نے ہندو کلچر کے نفاذ کی بہت کوشش کی ۔احتجاج صرف سیاسی امور تک محدود رہے،اور سب مل جل کر دستور ہند (Constitution of India) کی حفاظت کریں::

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ:13:جنوری2020

☆☆☆☆☆

باب سوم

امراض وعلاج

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

کورونا وائرس سے حفاظت کا گھریلو علاج

دس روپے کی کلونجی خرید لیں اور پندرہ/بیس دانے ہر دو تین گھنٹے پر چبا کر کھالیں۔

دس روپے کی اجوائن خرید لیں اور پندرہ/بیس دانے ہر دو تین گھنٹے پر چبا کر کھالیں۔

دن میں کم از کم دو بار ادرک کی چائے پی لیں۔ان شاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہیں گے۔

جب تک لاک ڈاؤن ہے، اپنے گھروں کو مسجد نما بنالیں، یعنی عبادت وریاضت، تسبیح وتہلیل، اوراد ووظائف، ذکرواذکار، تلاوت قرآن، توبہ واستغفار واعمال صالحہ سے گھروں کو آباد رکھیں۔

لاک ڈاؤن کی وجہ سے غریب اور مزدور طبقہ یقیناً پریشانی میں مبتلا ہوگا، اس لیے خوش حال افراد کا اخلاقی فرض ہے کہ ان کا مالی تعاون کریں۔ہمیں چاہئے کہ ان کے حالات کو ازخود محسوس کر کے ہم ان کی طرف دست تعاون بڑھائیں۔

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے واسطے اپنا مال خرچ کرنا اور صدقہ وخیرات کرنا مصیبتوں کے دور ہونے کا اہم وسیلہ ہے۔اس سے غریبوں کی مدد بھی ہو جائے گی اور ہمارے لیے مصیبتوں سے محفوظ رہنے کا ایک ذریعہ بھی فراہم ہو جائے گا۔

{عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :بَادِرُوْا بِالصَّدَقَۃِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا یَتَخَطَّاھَا}(مشکوٰۃ المصابیح:باب الانفاق وکراہیۃ الامساک)

ترجمہ:حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صدقہ میں جلدی کرو، کیوں کہ بلا اس سے نہیں گزرتی ہے۔(یعنی بلا نہیں آتی)

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ:27:مارچ2020

۷۸۶/۹۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِیْ خَمْسَةٌ اُطْفِیْ بِهَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَة

اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاهُمَا وَالْفَاطِمَة

نوٹ: ہر قسم کی بلاو مصیبت دور ہونے کے واسطے دوکان و مکان کے باہری دروازے پر لگانا ہے:

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ: 29: مارچ 2020

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

کورونا وائرس کو ڈراؤنا وائرس نہ بنائیں !!!

کسی بھی بیماری سے اس قدر دہشت زدہ ہونے کی ضرورت نہیں کہ آدمی خوف مارے آدھا بیمار ہوجائے۔انسان کے جسم میں قوت مدافعت (Immune System) ہوتی ہے جو بیماریوں اور جراثیم سے مقابلہ کرتی ہے۔اگر قوت مدافعت کمزور ہوجائے تو بیماری اور جراثیم غالب ہوسکتے ہیں۔

ہندوپاک کے متعدد ڈاکٹروں نے کرونا وائرس اور دیگر ہر وائرس سے مقابلہ کے لیے جسمانی قوت مدافعت کے اضافہ اور وائرس کو شکست دینے کی ترکیب بتائی ہے۔اس ترکیب کو اس وقت اپنائی جائے، جب محسوس ہو کہ کوئی وائرس اپنا اثر جسم پر ظاہر کررہا ہے،مثلاً کرونا وائرس کے اثرات میں بخار،خشک کھانسی،نزلہ ،زکام،سانس میں دشواری وغیرہ ہے۔جب کسی کو ایسی علامتیں محسوس ہوں تو ابتدائی مرحلہ میں مندرجہ ذیل تین دن کی ترکیب پر عمل کریں۔ان شاءاللہ تعالیٰ شفایابی حاصل ہوگی۔

پہلے دن اپنے جسمانی وزن کو دس سے تقسیم کرے،مثلاً ساٹھ کیلووزن ہے تو دس سے تقسیم کرنے پر چھ حاصل ہوتا ہے۔اب پہلے دن،24: گھنٹوں میں چھ گلاس ہرے ناریل کا پانی پئے اور چھ گلاس دوسرے پھلوں کا جوس پئے،اور کچھ نہ کھائے۔

دوسرے دن اپنے وزن کو بیس سے تقسیم کرے،یعنی ساٹھ کو بیس سے تقسیم کرنے پر تین حاصل ہوتا ہے تو دوسرے دن تین گلاس ناریل کا پانی اور تین گلاس دوسرے پھلوں کا جوس شام تک پی لے،اور اپنے وزن کو پانچ سے ضرب دے،یعنی ساٹھ کو پانچ سے ضرب دینے پر تین سو ہوتا ہے تو دوپہر اور شام کو تین سو گرام ککڑی اور ٹماٹر کو ملا کر کھالے۔

تیسرے دن اپنے جسم کے وزن کو تیس سے تقسیم کرے،مثلاً ساٹھ کو تیس سے تقسیم کرنے پر دو حاصل ہوتا ہے تو تیسرے دن دو گلاس ناریل کا پانی اور دو گلاس پھلوں کا جوس 12: بجے تک پی لے،پھر دوپہر کو تین سو گرام ککڑی اور ٹماٹر ملا کر کھالے۔

ان شاءاللہ تعالیٰ شام تک وائرس ختم ہوجائے گا،پھر معمول کے حساب سے کھانا پینا شروع کردے۔

حکومت کی جانب سے جو احتیاطی تدابیر بتائی گئی ہیں،ان پر عمل کریں۔جسمانی صفائی کا بھی خیال رکھیں۔چوں کہ موجودہ حالات میں ہر شخص خوف زدہ ہے،اس لیے کرونا وائرس سے محفوظ رہنے کے واسطے درج ذیل ترکیب پر عمل کریں۔

(۱) دس روپے کی کلونجی خریدلیں اور پندرہ/ بیس دانے ہر دو تین گھنٹے پر چبا کر کھالیں۔

(۲) دس روپے کی اجوائن خرید لیں اور پندرہ/ بیس دانے ہر دو تین گھنٹے پر چبا کر کھالیں۔

(۳) دن میں دو/ تین بار ادرک کی چائے پی لیں۔اس میں کالی مرچ اور دارچینی بھی ڈال دیں۔

چھوٹے بچوں کو اصلی شہد چٹائیں ۔ ہمیشہ گرم پانی پئیں۔پودینہ کی چٹنی استعمال کریں۔صدقات وخیرات کریں اور ہمیشہ درود شریف کا ورد جاری رکھیں:

ہر درد کی دوا ہے صل علیٰ محمد ﷺ تعویذ ہر بلا ہے صل علیٰ محمد

طارق انور مصباحی (کیرلا)

جاری کردہ: 01: اپریل 2020

☆☆☆☆☆

مبسملا وحامدا ومصلیا ومسلما

روشن مستقبل (دہلی): تعارف وکارنامے

مسلمانوں کی مذہبی، تعلیمی، سماجی اور سیاسی تحریکوں کی زوال پذیر حالت اور غیر مسلم عوام و حکام میں اسلاموفوبیا کے بڑھتے اثرات کے پیش نظر 2018 کے اوائل میں چند باہمت، متحرک وفعال سنی نوجوانوں کی ایک ٹیم سامنے آئی، جو قوم مسلم کے مختلف الانواع مفادات کے حوالے سے بڑی فکرمند تھی، اور پوری بے نفسی اور اخلاص کے ساتھ اپنے علم و تجربات کی روشنی میں قوم مسلم کو عروج وارتقا کی منزلوں سے ہم کنار کرنے کے لیے مثبت اور مفید وآسان راہیں تلاش کرنے کا حوصلہ رکھتی تھی، جن کی روشنی میں آسانی کے ساتھ زمینی سطح پر خدمات کا دائرہ وسیع کیا جاسکے۔ انہی شاہین صفت نوجوانوں کی مختصر سی ٹیم کا نام ''روشن مستقبل'' ہے۔

اس نام میں نیک فالی بھی ہے اور حسن خیالی بھی

روشن مستقبل کے عزائم ومنصوبہ جات اور اغراض ومقاصد مستقل بحث کے موضوع ہیں:

یہاں اس کے تحت انجام پانے والے چند اہم خدمات کی اجمالی فہرست پیش کی جارہی ہے:

1 =سوشل میڈیا سے وابستہ نوجوانوں میں امت مسلمہ سے متعلق فکری بیداری لانے کے واسطے "مقالات" نامی فیس بک پیج کی تشکیل عمل میں آئی، جو فی الوقت "روشن مستقبل" کے زیر انتظام اپنی خدمات پیش کررہا ہے۔

2 = صالح اور مثبت اسلامی فکر کے حامل نوجوان قلم کاروں کی فراہمی کی خاطر ایک ٹیم تشکیل دی گئی، تاکہ ان کی تحریری کاوشوں کے ذریعہ قوم میں تعمیری مزاج پیدا کیا جاسکے۔

3 = حالات حاضرہ کے پیش نظر ذمہ دار علمائے کرام کے ساتھ سنبھل، جامعہ اشرفیہ (مبارک پور) اور شاہین باغ (دہلی) میں مشاورتی مجالس منعقد ہوئیں، اہم امور پر تبادلہ خیال ہوا، اور قابل قبول مشوروں کے عملی نفاذ کی کوشش کا آغاز ہوا۔

4 =خطباتِ جمعہ کے نام سے ائمہ مساجد اور خطبا کے لیے، حالات وتقاضے کے مطابق، جید علمائے اہل سنت کی نگرانی میں تیار شدہ تقریری مواد پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا، تاکہ ائمہ مساجد اور خطبا کے ذریعے امت مسلمہ کی بروقت، مثبت اور مناسب رہنمائی کی جاسکے۔

"خطباتِ جمعہ" کی ترسیل وفراہمی کو آسان بنانے کے لیے واٹس ایپ پر 20: گروپ تشکیل دیئے گئے، جن میں سے 4: گروپ خاص طور پر بیرونی ممالک کے ائمہ مساجد وعلمائے کرام کے لیے مخصوص ہیں۔

جب کہ ٹیلی گرام پر " خطبات جمعہ " سے استفادہ کرنے والوں کی قریباً تعداد دو ہزار ہے۔اس طرح واٹس ایپ اور ٹیلی گرام کے تقریباً سات ہزار ممبران براہ راست روشن مستقبل کے تیار کردہ خطبات جمعہ سے استفادہ کررہے ہیں۔سوشل میڈیا کے دوسرے اکاؤنٹس اور بالواسطہ مستفیدین کی تعداد نا قابل شمار ہے۔

5 =سی اے اے، اور این آر سی کے حالیہ خوفناک صورت حال پر "روشن مستقبل" کی طرف سے بروقت تحریری رہنمائی پیش کی گئی،اورلوگوں کواس کے سنگین نتائج سے آگاہ کرکے اس سے نجات کی عملی جدوجہد کی تلقین اورطریق کار سے واقف وآشنا کیا گیا۔معتبر خبروں کے مطابق مختلف مقامات کے ائمہ مساجد اور علمائے کرام کے ذریعے اس تحریر کی کئی ہزار کاپیاں پرنٹ کراکے مفت تقسیم کی گئیں۔

6 =یوم جمہوریہ کے موقع پر انڈین جمہوری نظام اور اقلیتوں کے حقوق کے حوالے سے جو "خطبہ جمعہ" ترتیب دیا گیا تھا،وہ بھی کافی چرچے میں رہا،اور ائمہ مساجد وعلمائے کرام کے توسط سے بہت سے قانونی حقوق سے عوام باخبر اور آشنا ہوئے۔

7 = واٹس ایپ اور فیس بک کی محدود دنیا وابستہ نوجوانوں کی ذہن سازی کی گئی کہ وہ عالمی سطح پر اپنی آواز بلند کرنے کے لیے "ٹویٹر" کا استعمال شروع کریں۔منصوبہ بندی کے ساتھ یہ تحریک چلی۔بحمدہ تعالیٰ فی الحال اس کے اچھے اثرات دیکھنے کومل رہے ہیں۔

8 ="روشن مستقبل" کا سب سے اہم مقصد امت مسلمہ کی عملی ذہن سازی، اہم امور میں بروقت رہنمائی ،ملک کی متحرک تنظیموں ورفاہی تحریکوں کی حوصلہ افزائی اوران کی تائید وحمایت ہے۔

9 =مقصدیت سے بے فکر ولا پرواہ افراد کومناسب مشوروں کے ذریعہ بامقصد زندگی کی طرف لانے کی کوشش بھی جاری ہے، نیز صالح فکر نوجوان علمائے کرام کے لیے ’’پروٹیکٹ انڈیا مومنٹ‘‘ کے نام سے ایک واٹس ایپ گروپ تشکیل دیا گیا،تاکہ اہم امور پر باہمی مشاورت کے ذریعہ معاملات ومہمات کوحل کیا جاسکے۔

2018 کے شروع میں "روشن مستقبل" کا قیام ہوا۔اس کے بعد سے اب تک مختلف جہتوں میں کسی نہ کسی طور پر مسلسل کام جاری ہے،مگر عوام تک نہ تو اس کے منصوبے اورعزائم پہنچ سکے،اور نہ ہی اس کا اشتہار واعلان ہوسکا۔اب حالات متقاضی ہیں کہ ہم اپنی خدمات سے امت مسلمہ کوواقف وآشنا کریں۔اسی مقصد کے تحت یہ چند سطور رقم کیے گئے۔ان شاء اللہ تعالیٰ حسب ضرورت ہم اپنی خدمات کی تفصیلی رپورٹ شائع کریں گے:وماتوفیق العباد الا باللہ رب العلمین::والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین::علیہم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

من جانب:

روشن مستقبل (دھلی)

ماہنامہ =《پیغام شریعت》= دہلی

ہم کو بننا ہے نشان راہ منزل دوستو!   ہم اگر بھٹکے تو سارا کارواں کھو جائے گا

:: سواد اعظم اہل سنت و جماعت کا ہر دل عزیز رسالہ:

:: علمی، تحقیقی، اسلامی اور دنیاوی معلومات کا عظیم سلسلہ:

:: ارباب علم و دانش کے وقیع مضامین پر مشتمل بے نظیر ذخیرہ:

:: نسل جدید کی صالح رہنمائی وفکری تربیت کرنے والا منفرد مجموعہ:

:: انتشار شکن افکار ونظریات کو فروغ دینے والا واحد ماہنامہ:

:: عوام وخواص کی تمناؤں اور مرادوں کا حسین گلدستہ:

:: یہ دہلی سے ماہ جمادی الاخریٰ 1437 مطابق ماہ اپریل 2016 سے شائع ہورہا ہے:

:: ماہنامہ پیغام شریعت ہر ماہ فیس بک، واٹس ایپ اور ٹیلی گرام پر اپ لوڈ کر دیا جاتا ہے:

:: فیس بک اور ٹیلی گرام پر ماہنامہ پیغام شریعت کے تمام شمارے موجود ہیں:

:: انٹرنیٹ پر انگلش میں ''پیغام شریعت'' لکھ کر سرچ کریں:

Paigham-E-Shariat

{فقہی ویب سائٹ}

:: فقہ حنفی کے لیے ایک خاص ویب سائٹ انگریزی زبان میں لانچ ہو چکی ہے۔

:: فقہی سوالات کا آپشن موجود ہے۔ بوقت ضرورت مسائل دریافت کریں۔

:: فقہی ویب سائٹ قدیم وجدید مسائل کا سنگم ہے۔ استفادہ کی کوشش کریں۔

:: اردو داں طبقہ کے لیے فقہی ویب سائٹ کے اردو ترجمہ کی کوشش جاری ہے۔

:: انٹرنیٹ پر انگلش میں ویب سائٹ کا مندرجہ ذیل نام لکھ کر سرچ کریں۔

WWW.ALHANEEF.COM

"روشن مستقبل" ـــــ ایک تعارف

مسلمانوں کی مذہبی، تعلیمی، سماجی اور سیاسی تحریکوں کی رُوبہ زوال حالت اور غیر اسلامی عوام و حُکام میں اسلاموفوبیا کے بڑھتے اثرات کو سامنے رکھتے ہوئے 2018ء کے اوائل میں چند باہمت، متحرک و فعال سنی نوجوانوں کی ایک تحریک کا آغاز روشن مستقبل کے نام سے ہوا۔

جو بحیثیتِ قوم، مسلمانوں کے مفادات کے حوالے سے بڑی فکرمند تھی. اور پوری بے نفسی اور اخلاص کے ساتھ اپنے علم و تجربات کی روشنی میں قوم مسلم کو عروج وارتقاء کی منزلوں سے ہم کنار کرنے کے لیے مثبت اور آسان راہیں تلاش کرنے کا حوصلہ رکھتی تھی، جو ان کی عملی زندگی کے لیے مفید ہوں، اور جنھیں زمینی سطح پر بہ آسانی اتارا جاسکے۔

مقاصد

1 ـــ سوشل میڈیا سے وابستہ نوجوانوں میں امت مسلمہ کے تئیں فکری بیداری لانا

2 ـــ صالح اور مثبت اسلامی فکر پیش کرنے والے نوجوان قلم کاروں کو یکجا کر کے تعمیری خدمات انجام دلوانا۔

3 ـــ وقت کی نزاکت کو سامنے رکھتے ہوئے ذمہ دار علماء کرام کے ساتھ میٹنگز منعقد کرکے مضبوط لائحہ عمل تیار کرنا۔

4 ـــ خطباتِ جمعہ کے نام سے ائمۂ مساجد اور خطباء کے لیے، حالات وتقاضے کے مطابق، جید علمائے اہل سنت کی نگرانی میں تیار شدہ تقریری مواد پیش کرنا۔
"خطباتِ جمعہ" کی ترسیل و فراہمی کو آسان بنانے کے لیے واٹس ایپ پر 20 / اور ٹیلی گرام پر ایک گروپ تشکیل دیا گیا۔

5 ـــ واٹس ایپ اور فیس بک کی محدود دنیا میں بسنے والے نوجوانوں کی ذہن سازی کرکے عالمی سطح پر اپنی آواز بلند کرنے کے لیے "ٹویٹر" کا استعمال شروع کرایا گیا.

6 ـــ "روشن مستقبل" کا سب سے بڑا ٹارگٹ مسلم امہ کی فکری ذہن سازی، بروقت رہنمائی اور ملک کی مختلف کارآمد تنظیموں کی حوصلہ افزائی، انھیں سپورٹ کرنا، اور مناسب تنبیہ کے ذریعے مقصدیت سے منحرف افراد کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرنا ہے.

7 ـــ قوم کو زبوں حالی سے نجات دلانے کی فکر رکھنے والے علمائے کرام کے لیئے "پروٹیکٹ انڈیا موومنٹ" نامی گروپ تشکیل دیگر ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا تاکہ مثبت انفرادی کوششوں کو مجتمع کرکے کارآمد بنایا جاسکے۔

